۷۸۶

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ

اللمعات الآصفیہ

(یادگار)

خودمختاری دولت آصفیہ

مرتبہ

مولوی محمد غوث صاحب مددگار صدر مدرس

مدرسہ دینیات سرکار عالی

در مطبع شوکت المطابع عرب [illegible]

حیدرآباد

۱۳۲۲

قیمت ۸/

فہرست مضامین اللمعات

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
حمد و نعت	۱	تعلیم جسمانی	۲۵	پیٹر روس	۶۶
زرین عہد عثمانی	۲	فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا زرین عہد	۲۶	حفتے سناسو چھیونگا فیاشن	۶۷
سیاسی تواریخ	۳	رومن امپرر	۲۶	عورتوں کا باریک لباس	۶۸
مسافر نوازی	۴	مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ	۲۶	من تشبہ کی فلاسفی	۶۸
کانونیل قانون	۴	جہانگیر اور دکن	۲۸	سود خواری کی گرم بازاری	۶۹
فضایل فرمان روا	۵	ہربرٹ اسپنسر اور حیوانیت	۲۸	تصویر پرستی	۷۰
تعلیم ذہنی	۱۵	تبلیغ اور مشنریز	۲۹	خوابگاہ کے تصاویر حاملہ کے لئے تصاویر	۷۱ ۷۱
لازمی تعلیم اور افلاس	۱۷	اعلاء کلمۃ اللہ	۳۱	اصلاح تمدن	۷۲
تربیت	۱۷	سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ایثار	۴۱	حرمین الشریفین کی عظیم الشان جاگیر	
شریف زادیوں کو گانے بجانے کی تعلیم	۱۸	مکارم اخلاق	۴۴	ملک الحجاز	
گبن کی راے	۱۸	ہمدردی	۴۵	حصہ دوم خودمختاری دولت آصفیہ	
تربیت صالحہ	۱۹	اتحاد	۵۳	صوبہ کرناٹک	
تعلیم صنعتی	۲۰	عمال حکومت	۵۹	حصہ سوم بیرار	
دلیسی حرب	۲۰	فرائض	۵۹	شاہی لنگنا چارٹا	
چرخہ	۲۰	منکرات	۶۲	حیدرآباد اور سوراج	
تجارت	۲۱	شراب خانہ خراب	۶۳		

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی

یورث الارض من یشاء و یعطی الملک من یشاء

والصلوٰۃ والسلام علی سلطان الانبیاء سید الاصفیاء

وعلی آلہ النجباء واصحابہ النقباء

رسالہ ہذا اعلیحضرت ۔ رفیع القدرت ظل سبحانی ۔ خلیفۂ رحمانی تاجدار دکن حفظہ اللہ عن الشرور والفتن ما ظہر منہا وما بطن کے خودمختاری حکومت کی تقریب سعید ۲۶ رجب سنہ ۱۳۲۲ ہجری کے یادگار مین تالیف کیا گیا۔ جس مین وہ احادیث شریفہ جو مسلمان فرمان روا۔ حاکم کے فضائل۔ تعلیم قومی تربیت ملی۔ اور مکارم اخلاق کے متعلق وارد ہین بطور اجمال و اختصار جمع کیے گیے ہین جس سے مقصود قوم مین دینی جذبات ۔ مذہبی احساس کا پیدا کرنا ہے۔ اصل موضوع کے لکھنے کے آگے یہان اس امر کا اظہار ضروری ہے کہ موجودہ جلیل القدر

فرمانروای دکن خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ، و وسّع دولتہٗ و عزّ نصرہٗ کا عہد زریں۔ تاریخ اسلام مین خاص امتیاز رکھتا ہے۔ دورِ حالیہ کے اعلیٰ ترین خصوصیات سے علوم و فنون صنعت و حرفت کی سرپرستی۔ اہلِ کمال کی قدردانی۔ ملک و ملت کی ہمدردی۔ عالم اسلام کی غمخواری۔ ریاست کی ترقی۔ رعایا کی بہبودی۔ احیاءِ شریعت اصلاح تمدن ہے۔ بلحاظ اعلیٰ علم و فضل۔ جذبات ملی و وطنی۔ سیاسی قابلیت۔ وسعت معلومات۔ اپنی نظیر آپ ہین۔

جسطرح اعلیٰحضرت ظلِ سبحانی حلقہ علماء و فضلا مین سلطان العلوم ہین۔ اسی طرح آپ ملت اسلامیہ کے پاس بوجہ اپنی دین پروری۔ بندہ نوازی۔ ہردلعزیزی فیاضی کے سلطان القلوب ہین"۔

عثمانی چشمہ فیض سے نہ صرف اہل اسلام بلکہ اور اقوام بھی سیراب و فیضیاب ہو رہے ہین۔ انگلستان کے اسقف اعظم۔ بمبئی کے پارسی موبدان۔ مدراس کے لاٹ پادری۔ اور وہان کے کرسچین کالج، اور ریاست کے یوروپین مشنریز وغیرہ وغیرہ خوانِ آصفی کے نمکخوار ہین۔ یوروپین سوسائٹی مین اعلیٰ حضرت

گریٹ اڈمنسٹریٹر کے نام سے یاد کیے جاتے ہین۔

فیاضی ۔ وسیع النظری ۔ سلاطین اسلام کا مابہ الامتیاز خصیصہ رہا ہے۔

سیاسی تواریخ ۔ ان تابان و درخشان امور کے اظہار سے ازحد مجتنب و محترز رہتے ہین

تعلیم یافتہ ہندوستان ۔ تعجب سے دیکھے گا۔ کہ دکن کے اورنگ زیب ثانی کی رعایا مین

مساجد سے کئی گونہ زیادہ جاگیر ۔ معاش ۔ ہندو رعایا کے معابد کو عطا کیے گئے

ہین ۔ ان مین یہان بعض کا ذکر خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

مندر اتہوبا کیلیے ضلع عثمان آباد مین ایک گانون وقف ہے ۔ معبد بھدراچلم پچیس ہزار سالانہ

معبد کشن باغ بارہ ہزار ۔ مندر تردلور (ضلع چنگل پٹہ مدراس) چوبیس ہزار ۔ مندر سیتارام

(حیدرآباد دکن) پچاس ہزار ۔ ناندیڑ کے گرد وارہ ۔ پنڈہاپور علاقہ شولاپور ۔ مندر تلجاپور خانہ پور

مندر میدک ۔ کندی ۔ ایلگانون ۔ فرح باغ ۔ ہونکر کے گرد ۔ دیول چندہاری گوشہ

امایلی وغیرہ وغیرہ کو ہزار ون روپیہ کے جاگیر ۔ معاش مرحمت کیے گئے ہین۔

ریاست کی بیہدہ داری سے تعصبی ۔ فیاض طبعی بعض خودغرض متلاشیان روزگار کو

نظر نہین آتی ۔ سچ یہ ہے کہ آنکہ مفضول تر محسود تر ۵

حسود و دشمن و بدگوی و بدخواہ ترا بادا	بسر خاک و بچشم آب و بلب باد و بدل آذر
بسال و ماہ و روز و شب بود بدخواہ جاہت را	بکف خسک و بسر خسک و بدل خسک و بالین خسک بستر

دفاتر کے محدود دائرہ مین اسلامی ملازمت پیشہ طبقہ - خاندان کی کچھ اقتصادی
رعایت (جو تجارت زراعت صنعت سے کم مستفید ہے) معترضین کے پاس قابل الزام
امر ہے۔ حالانکہ اس کو اور حکومتون کے قومی تفوق - جنسی مناپولی - ملی جنبہ داری سے
کچھ مناسبت نہین ہے - گورنمنٹ آصفیہ کے خفیف محاصل - انکم ٹیکس کی عدم موجودگی
اور ریاست کے برکات کا اندازہ وہی سلیم الفطرت - وسیع النظر اشخاص کرسکتے ہین
جن کی آنکھ پر عصبیت کا پردہ نہ ہو - وہ افراد تلاش معاش کیلئے - فیاض - کرم گستر
غریب پرور - ریاست کے ظل عاطفت مین ایک لوٹے کیساتھ آئے ہین - جنکے
ساتھ ریاست، تارکان وطن کے کالونیل قانون کے برعکس مسافر نوازانہ
خیر مقدم کرتی رہی ہے - اقامت اور حصول جاہ و مکنت کے بعد - افتراق - انقلاب کا
پروپگنڈا ایک احسان شناس شریف سٹیزن کے لئے سخت نازیبا ہے۔

باب اوّل در فضائل احکام اسلام

احادیث شریفہ کے درج کرنیکے آگے اس کا بیان ضروری ہے کہ انسان کے زندگی کا مقصد کیا ہے۔ یہ ایک معرکۃ الارا مسئلہ ہے قران شریف مین اس کا جواب اسطرح دیا گیا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ اور ہم نے جنون اور آدمیون کو اسی غرض سے پیدا کیا ہے کہ ہماری عبادت کرین۔ پارہ ۲۷ سورہ ۵۱

سرمایۂ سعادت دنیا عبادتست	پیرایۂ کرامت عقبیٰ عبادتست

یہ دنیا ہست تمام مزرعۃ الآخرہ قرار دی گئی ہے

ہرکہ ترسید از حق و تقوے گزید	ترسد از وے جن و انس و ہر کہ دید

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ پارہ ۲۸ سورہ ۵۹	اور ان لوگون جیسے نہ ہو۔ جنہون نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے بھلا دین انپر انکے نفس

مسلمانون کی خوش قسمتی ہے کہ موجودہ عہد میمنت مہد ملک و ملت کیلئے باعث رحمت ہے اعلیحضرت ظل اللہ سبحانی ادام اللہ اقبالہ نے قوم کے رو برو۔ دین پروری۔ اصلاح تمدن۔ احیاء شریعت۔ اتباع کتاب و سنت کی بڑی حد تک مثال قایم فرما دی ہے

اس کی اسلام مین اعلےٰ ترین فضیلت وارد ہوئی ہے۔

ومن یطع اللہ والرسول فاولئك مع الذین انعم اللہ علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئك رفیقا ...... پ ۵ سورہ	اور جو اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرے تو ایسے ہی لوگ (جنت مین) ان (مقبول بندون) کیساتھ ہونگے جنپر اللہ نے (بڑے بڑے) احسانات کیے یعنی نبی اور صدیق اور شہید اور (دوسرے) نیک بندے اور یہ لوگ (کیا ہی) اچھے ساتھی ہین۔
قال النبی صلی اللہ علیه واله وسلم من تمسك بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهید	فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ جس نے فساد امت کیوقت میری سنت پر تمسک رہا تو اسکے لئے سو شہید کا ثواب ہے (مشکوٰۃ)

اب احادیث فضائل لکھے جاتے ہین:-

(۱) السلطان ظل اللہ فی الارض فمن اکرمه اکرمه اللہ	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بادشاہ ظل الٰہی ہے زمین پر جس نے اسکا اکرام کیا تو اللہ تعالیٰ اسکا اکرام کریگا

فمن اهانه اهانه الله	جس نے توہین کی اللہ اُس کی توہین کرے گا (طب)
(۲) ان افضل عباد الله عند الله منزلة يوم القيامة امام عادل رفيق	اللہ کے پاس قیامت میں افضل بلحاظ مرتبہ کے فرمانروا عادل و رحمدل ہے (بیہقی)
(۳) من اجل سلطان الله اجله الله يوم القيامة	جس نے خدا کے سلطان کا اجلال کیا تو اللہ جل شانہ قیامت کے روز اُسکا اجلال کریگا (طبرانی)
(۴) قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من اطاعنى فقد اطاع الله ومن عصانى فقد عصى الله ومن يطع الامير فقد اطاعنى ومن يعص الامير فقد عصانى	(ملخصا) فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص میری فرمانبرداری کی اُسنے خدا کی فرمانبرداری کی - اور جسنے نافرمانی کی میری تو اُسنے نافرمانی کی اللہ کی - اور جسنے امیر کی اطاعت کی - پس میری اطاعت کی - اور جسنے امیر کی نافرمانی کی پس تحقیق کہ وہ میری نافرمانی کی ...... (بخاری مسلم)
(۵) لا تسبوا السلطان فانه فئ الله فى ارضه	بادشاہ کے حق میں تم بے ادبی و گستاخی نہ کرو تحقیق کہ وہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے (بیہقی)

(٦) يوم من عادل افضل من عبادة ستين سنة	بادشاہ عادل کے ایک روز کا عدل ساٹھ سالہ عبادت سے بہتر ہے (منہ)
(٧) ان المقسطين عند الله على منابر من نور عن يمين الرحمن وكلتا يديه يمين الذين يعدلون في حكمهم واهليهم وما ولوا	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تحقیق کہ شاہان عدل گستر خدا کے پاس نور کے ممبروں پر ہونگے رحمن کے داہنے ہاتھ کیطرف (کنایہ ہے قدر و منزلت سے) اور اسکے ہر دو دست داہنے ہیں وہ لوگ جو انصاف کرتے ہیں اپنے احکام میں اور اپنے اہل کے بارے میں اور اس چیز میں جسکے وہ والی ہیں (مسلم)
(٨) الا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته فالامام الذى على الناس راع وهو مسئول عن رعيته	(ملخصاً) پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم نے فرمایا کہ آگاہ رہو سب تمہاری رعیت کے محافظ ہیں اور تم سوال کیے جاوگے اپنی رعیت سے بادشاہ لوگوں پر محافظ ہے وہ اپنی رعیت کے احوال سے پوچھا جاوے گا (بخاری مسلم)
(٩) ما من شيء اعم نفعا من رفق امام وعدله	فرمایا حضور شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاکم کی ملائمت اور اسکے عدل سے بڑھکر عام نفع کی کوئی چیز نہیں ہے (مساوی)

(۱۰) السلطان ظل الله فی الارض فمن غشه ضل و من نصحه اهتدی ......

بادشاہ زمین پر سایۂ کردگار ہے جس نے اسکو فریب دیا تو وہ گمراہ ہوگیا جس نے خیرخواہی کی تو اُسنے ہدایت پائی (شعب الایمان)

(۱۱) قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان احب الناس الی الله یوم القیمه واقربهم منه مجلسا امام العادل

فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت میں اللہ کے پاس زیادہ محبوب اور مقرب مجلس بادشاہ عادل ہے ....(بیہقی)

(۱۲) عن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم السلطان العادل المتواضع ظل الله ورمحه فی الارض ویرفع للوالی المتواضع فی کل یوم ولیلة عمل ستین صدیقا کلهم عابد مجتهد

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بادشاہ عادل منکسر المزاج سایہ حمیت الٰہی اور اس کا نیزہ (عداوت) ہے زمین پر اور ہر شب و روز حاکم کے اعمال بلند کیے جاتے ہیں۔ ساٹھ صدیق کے عمل کے برابر جو سب عابد و مجتہد ہوں.....(مسند الفردوس)

(۱۳) ثلاثة لا یرد الله دعاءهم الذاکر

تین شخص کی دعا اللہ تعالیٰ رد نہیں کرتا۔ اللہ جل شانہٗ کا

اللہ کثیرا و دعوۃ المظلوم والامام المقسط.......	زیادہ ذکر کرنیوالا۔ اور ستم رسیدہ کی دعا اور بادشاہ عادل پرور۔ (شعب الایمان)
(۱۴) سبعۃ یظلهم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل..............	سات قسم کے لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سایۂ رحمت میں پناہ دے گا جس روز اسکے سایہ عاطفت کے سوائے دوسرے کا سایہ نہ ہوگا (ان میں ایک) بادشاہ عادل ہے (بخاری مسلم نسائی)
(۱۵) اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ حاکم کا حکم سنو۔ اور اطاعت کرو۔ اگرچہ تم پر حبشی غلام مقرر کر دیا جاوے.... (بخاری)
(۱۶) من رای من امیرہ شیئا یکرہ فلیصبر فانہ لیس احد یفارق الجماعۃ شبرا	کوئی شخص اپنے فرمان رواسے کچھ ناپسند (شرعاً یا عرفاً) دیکھے تو صبر اختیار کرے اگر مخالفت کرے جماعت سے ایک بالشت بھر

فیموت الامات میتة جاهلیه	اور اسی حالت مین مرجائے تو وہ جاہلیت کی موت مرا .... (بخاری)
(١٧) قال مثل السلطان الناس كمثل فسطاط لا تستقل الا العمود ولا يقوم العمود الا بالاوتاد فلا يصلح الناس الا بالسلطان ولا يصلح السلطان الا بالناس	فرمایا کہ سلطان کی مثال خیمہ کی سی ہے جو ستون بغیر قایم نہین ہوتا۔ ستون میخون کے بغیر برقرار نہین رہسکتا۔ پس رعایا کے امور بغیر بادشاہ کے اصلاح پذیر نہین ہوسکتے اور بادشاہی انتظام حکومت کا قیام بغیر لوگون کے درست نہین ہوسکتا (بیہقی)
(١٨) اذا مررت ببلد ليس فيها سلطان فلا تدخلها انما السلطان ظل الله ورمحه في الارض	جب تم کسی شہر مین گذرو اور اس مین حاکم نہو تو تم اس شہر مین داخل نہون (بوجہ خلل انتظام کے) بادشاہ ظل الٰہی ہے اور اسکا نیزہ ہے (قیام امن کیلیے) زمین پر
(١٩) ان السلطان ظل الله في الارض ياوي اليه كل مظلوم	فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بادشاہ زمین پر سایہ رحمت الٰہی ہے اسی کی طرف ہر مظلوم پناہ جو

من عبدہ فاذا عدل کان	ہوتا ہے۔ اگر فرمان روا عدل و انصاف
له الاجر وعلى الرعية	کرے تو اسکے لئے اجر ثواب ہے اور
الشکر و اذا جار کان علیه	رعیت پر شکر گذاری۔ عدل نہ کرے
الاصر وعلى الرعية الصبر	تو اس پر گناہ ہے اور رعیت پر صبر
(۲۰) عن ابی ذر رضی اللہ عنه	ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
قال خطبنا رسول اللہ صلی	کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
اللہ علیه واله وسلم فقال	میرے بعد حکمران ہونگے تم ان کی
انه کاین بعدی سلطان	تذلیل و توہین مت کرو جس نے
فلا تذلوه فمن اراد ان	ان کی تذلیل و توہین کیا تو وہ
یذله فقد خلع ربقة	اسلام کا رشتہ اپنی گردن
الاسلام من عنقه	سے نکالدیا اور اس کی توبہ
ولیس بمقبول توبته حتی	مقبول نہ ہوگی۔ تا آنکہ وہ رخنہ
یسد الثلمة التی ثلم ثم یعود	مسدود نہ کرے جو اس نے

فیکون فیهن یغیره	ڈالیا پھر عود کرے تو ان لوگون مین ہوگا جو اس کو تغیر دیتے ہین (مسند احمد)

مذکورہ احادیث شریفہ کے مطالعہ سے ظاہر ہوگا کہ فرمانروائے اسلام کی عظمت ومنقبت۔ اطاعت کے کس اہمیت کے ساتھ شریعت مین احکام آئے ہین۔ مقدس اسلام نے مذہبی روح کے بقا۔ قیام۔ جامعیت ملیّہ کے استحکام کے لئے مرکز ظل الہی سے قومی ربط اور وابستگی کی ضرورت کو اطاعت اولی الامر منکم کی ہدایت سے مصرح کردیا ہے۔ شرعی حکم ہے کہ سفر اور حضر مین اگر دو تین افراد بھی ہون تو ضبط ونسق ملی کے لئے ایک کو اپنا حاکم منتخب کرلین۔

اذا کان ثلاثة فی سفر فلیؤمروا احدهم	جب سفر مین تین شخص بھی ہون تو چاہیئے کہ ان مین سے ایک کو امیر بنالین (طبرانی)

قیامِ جمعہ و عیدین کیلئے حاکمِ اسلام کے اذن کی شرط اس جامعیتِ عالمگیری اسلامیہ کی ضرورت کو نمایاں کر رہی ہے۔ تا امورِ دینیہ وغیرہ تنظیم باہمی یکرنگی نیز قوم میں مجموعی قوت سے کام لینے کی صلاحیت۔ مقدرت پیدا ہو شقاق۔ افتراق سے اہلِ اسلام میں ازحد کمزوری۔ اضمحلال پیدا ہوگیا جو انتہائی نکتہ کو پہنچا ہوا ہے۔ باوجود اسکے ہم متحد اور باہم مربوط ہونیکے در عوض اختلاف کے خندق کو اور وسیع کر رہے ہیں۔ **فاصبحتم بنعمتہ اخوانا** کی زرین ہدایت کو فراموش کر دیا۔

آج ہمارے محکوم۔ دست نگر اقوام ہماری قومی ہستی کو مٹانے اپنے میں ہم کو جذب کرنے کی دُھن میں لگے ہوئے ہیں جس کا بہت ہی کم ہمکو احساس ہو رہا ہے۔ ڈیڑھ اینٹ کی علیحدہ مسجد اور فرقہ بندی کے خبط نے شیرازۂ ملّت کو پراگندہ جمعیت قومی کو منتشر کر رکھا ہے۔ اپنی ہستی کو محفوظ رکھنے سلب شدہ عظمت۔ وقعت کو حاصل کرنے اور زندہ کارآمد قوم بننے اور عزت کیلئے متحد اور ایک مرکز سے مربوط ہونیکی شدید ضرورت ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

المومن للمومن كالبنيان يشد بعضه بعضاً ثم شبك بين اصابعه ......

ایک اینٹ دوسری اینٹ سے متحد ہوتی ہے تو دیوار مضبوط مستحکم ہو جاتی ہے اور اسکی تمثیل حضرت سید المرسلین نے اپنے دست مبارک کی انگلیوں کو ایک دوسرے مین ملا کر فرمایا (بخاری مسلم)

باب دوم در تعلیم ذہنی وغیرہ

(مثنوی شریف)

خاتمِ ملکِ سلیمانست علم — جملہ عالم صورت و جانست علم

آدمی را زین ہنر بیچارہ گشت — خلق دریاہا و خلق کوہ و دشت

آدمی کی زحق آموخت علم — تا بہفتم آسمان افروخت علم

دنیا کے کل ادیان مین صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس مین علوم و فنون کے حاصل کرنے مین تاکید شدید وارد ہوئی ہے۔ طالب علم کسی عمر کا ہو اسکو روکنا منع ہے[له]

طلب العلم فريضة على كل مسلم و مسلمة — طلب علم ہر مسلم اور مسلمہ پر فرض ہے ......

افضل العبادة طلب العلم — بہترین عبادت طلب علم ہے ......

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے علم کو حیات اسلام۔ ستون ایمان سے تعبیر فرمایا ہے

العلم حياة الاسلام و عماد الايمان ومن علم علماً اتم الله له اجره ومن

علم اسلام کی حیات۔ ایمان کا ستون ہے جس نے علم سیکھا تو اللہ اسکے اجر کو پورا کرتا ہے اور جس نے

له العلم لا يحل منعه (جامع الصغير) صحاح مین ہے من سئل عن علم علمه ثم كتمه الجم يوم القيامة [illegible]

لعلم فعل علمه الله مالم يعلم	علم حاصل کیا اور عامل رہا تو اللہ وہ علوم اس پر منکشف کرتا ہے جسکو جانتا نہیں تھا۔ (جامع الصغیر)
من خرج في طلب العلم فهو في سبيل الله حتى يرجع	جو طلب علم کے لئے نکلا۔ پس وہ واپس ہونے تک راہ خدا میں ہے .... (ترمذی)
فقيه واحد اشد على الشيطان من الف عابد	ایک علم دین جاننے والا۔ ہزار عابد سے سخت تر ہے شیطان پر .... (ترمذی وابن ماجہ)
تدارس العلم ساعة من الليل خير من احيائها	شب میں ایک ساعت درس و تدریس شب بیداری سے بہتر ہے .... (دارمی)

جان جملہ علمہا اینست این	کہ بدانی من کیم در یوم دین

شریعت اسلامیہ نے اپنے پیروؤں کو باخدا۔ صداقت شعار۔ مقتدر۔ زندہ قوم بنانے کیلئے معاش۔ معاد۔ تعلیم تربیت کے تین زبردست اصول (۱) تعلیم ذہنی (۲) صنعتی (۳) جسمانی قرار دیئے۔ خاکسار نے اپنی تصانیف التعلیم العام فی بلدان النظام اور احادیث خیر البریہ فی الفضائل السلطانیہ میں اس پر کافی روشنی ڈالی ہے۔

[۱] اہل علم ورثۃ الانبیاء ہیں۔ انکی یہ فضیلت ہے وان فضل العالم على العابد كفضل القمر ليلة البدر على سائر الكواكب
اور ایک روایت میں فضل العالم على العابد كفضلي على ادناكم لیکن آجکل عام طور سے علماء و متقین کی توہین و تذلیل غیبت مذمت کا مرض بوجہ جہل پھیلا ہوا ہے۔

موجودہ نصب العین تعلیم کل فرق و اہل کسب کی اولاد کو ملازمت محدودہ کا اہل ولائق بنانا ہے۔ صنعتی حرفتی تعلیم سے تغافل کا نتیجہ عالمگیر افلاس اور مغربانہ جذبات کی اشاعت عام ہے۔ آزاد یورپ کے کورانہ تقلید میں عنصر مذہب سے بے اعتنائی و تنفر قومی خودکشی کے مرادف ہے۔ علوم مشرقیہ کے اسناد کی منسوخی علوم دینیہ سے سردمہری حکام عالی مقام کی توجہ کے قابل ہیں۔ مغربی انجذاب کیساتھ دینی انجذاب بھی قومی ہستی کے برقرار رکھنے کیلئے لازمی ہے۔ مستقبل کی قومی کشاکش میں یہی ہمارا سپر ہو سکتا ہے

۵	مرد آخر بین مبارک بندہ ایست	

باب سوم در تربیت

شریعت اسلامیہ میں تعلیم کیساتھ تربیت کو بھی مہتم بالشان قرار دیا گیا ہے۔ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ما نحل والد ولدہ من نحل افضل من ادب حسن	اولاد کیلئے باپ کا کوئی عطیہ نیک تربیت سے بڑھکر نہیں ہے (ترمذی)

۵	صحبت صالح ترا صالح کند		صحبت طالح ترا طالح کند	

ہماری تعلیم بغیر اعلیٰ تربیت کے نفتیل لائف پیدا نہیں ہوسکتی۔ ملک میں جذبات مذہبی۔ قومی احساس۔ ایثار

اخلاص پیدا کرنے کیلئے شائستہ تربیت بہت ضروری ہے۔ کار آمد۔ مفید امور مین استفادہ خواہ دہریت پسند جاپان سے ہو۔ یا مادہ پرست یورپ۔ زر پرست امریکہ سے شرعاً منع نہین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

کلمة الحکمة ضالة الحکیم فحیث وجدھا فھو احق بھا (ابن ماجہ)	کلمۂ حکمت گم شدہ چیز ہے۔ دانشمند کی جہان اس کو پائے لے لیتا ہے۔

لیکن اسکے انتخاب مین سلیم الفطرتی۔ قوت تمیزی کی ضرورت ہے۔ نہ کہ کورانہ تقلید۔ فیاشن پرستی کی جو اسباب۔ رومن ایمپیر کے عظیم الشان مستحکم قصر کے انہدام انکے قومی تنزل کے باعث ہوئے تھے۔ اب وہ بوڑھے پیر عظمت نفس پرست یورپ کے ادبار رجعت قہقری کا میٹریل ہو رہے ہین۔ ان کی غیر دانشمندانہ تقلید ہماری منزل مقصود نہین ہو سکتی۔

ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ	اور دوسرے رستون پر نہ پڑ لینا کہ تمکو خدا کے رستے سے بھٹکا دیں،

جنس نفیس کیلئے نیا فیشن۔ غیر ساتر لباس۔ رقص و سرود کی تعلیم و تربیت۔ شکسپیر کے بوسہ بازیون کے ڈرامے وغیرہ۔ آزاد۔ حسن پرست یورپ کے پاس معیار ترقی۔ تہذیب ہو تو ہون۔ لیکن یہ غیور مسلمان کے پاس۔ نہین نہین بلکہ خود گبن کی رائے مین قومونکے

نیزاقبال کے غروب کی علامت ہین - یہان تمرکی اخبار سبیل الرشاد کے ایک مضمون کا کچھ اقتباس کیا

جاتا ہے کہ آج جس بات سے یورپ پناہ مانگتا ہے جسکے دفعیہ کیلئے ہزارون تدبیرین سوچ رہا ہے

اسکی ہم اپنے ملک کیلئے خواہش کرین - یہ جنون نہین تو اور کیا ہے - ہمارا اسلامی انتظام ہمارے لئے

کافی ہے - آج یورپ اسلامی نظام کو حیرت کی نگاہون سے دیکھ رہا ہے مگر کیا کرے اتنو طامین ہے"

اگر دکن کا محکمہ تعلیم ان امورمین اپنے خاص مذاق کو بھی قایم رکھنا چاہتا ہے تو کم سے کم اتنا کیا جا کہ

قوم مین مذہبی وطنی روح کے برقرار رکھنے کیلئے مسلمان متعلمات کے دینی تربیت مذھبی تعلیم کے لئے

جس طرح موسیقی کی معلمہ اور یورپین معلمات دور دراز سے طلب کئے گئے - اسی طرح حرمین

الشریفین یا شام عراق سے دینی معلمات مذہبی تربیت - کلام مجید کی تعلیم - قرأت - تجوید کیلئے

طلب فرمائے جائے - گو یہ تحریک جدید فیاشن موجودہ تمدن کے مغائر نظر آئیگی - لیکن اہل بصیرت

کی نظر مین یہ امور اسلامی قومی زندگی کے لوازمات سے ہین - سچے مسلمان کیلئے ارشاد نبوت

سر تسلیم خم کرنے کیلئے کافی ہے

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم مین بہتر شخص وہ ہے قرانی تعلیم تربیت حاصل کرے اور دوسرے کو اسکی تعلیم دے - (بخاری)	قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ

تربیت صالحہ ۔ روحانی شگفتگی ۔ دائمی مسرت حقیقی ترقی کا موجب ہوتی ہے (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو احیاء العلوم) مذہبی روح اور دینی جذبات کے کمزور کرنیوالی تربیت و تعلیم ۔ ضرر رسان نقصان دہ ہوتی ہے ع زینہار از قرین بد زینہار وقنا ربنا عذاب النار

باب چہارم در تعلیم صنعتی وغیرہ

انسانی معیشت ضروریات زندگی کے پورا کرنے کیلئے اسلام کی یہ حکیمانہ تعلیم ہے ۔

طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ	طلب کسب حلال فرض (مذہبی) کے بعد فرض ہے ۔
علموا المرأۃ المغزل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	عورتوں کو (دیا پچیانی) چرخہ کاتنے کی تعلیم دین رواہ البیہقی

اس سے اقتصادی فائدہ کے علاوہ صحت جسمانی ۔ اعصاب کی مضبوطی بھی حاصل ہوتی ہے ۔

متکبر تاجر یورپ کے مفلوج کرنے مفلس ہند کو اقتصادی فائدہ پہونچانے کو گاندہی نے اسلامی مغزل چرخہ کاتنے کی فلاسفی کو وطنی حربہ بنایا ہے ۔ اسلامی تعلیم سے یورپ ۔ امریکہ ۔ جاپان نے فائدہ اٹھایا اور اٹھا رہے ہیں ۔ یہ امر عجوبہ روزگار ہے کہ دنیا کی تجارتی ۔ صنعتی ۔ منڈی کے وارث آج وہ اقوام جو ترک دنیا ۔ رہبانی مذہب کے پیرو ہیں مالک بن بیٹھے ہیں ۔ جامع

دین و دنیا مذہب جس کی ابتدا سخت ابتلا - جد و جہد سے ہوئی ہے جس کے پاس معاش
معاد کے مکمل مذہبی دستور العمل ہین - آج انکی معاشی حالت اس درجہ ردی ہو گئی ہے کہ -
معمولی سے معمولی چیز کے لئے وہ اور اقوام کے دست نگر - محکوم ہین - ان کی قومی ہستی بوجہ
جمود و کہالت اور فقدان مذہبیت - اغیار کے رحم و کرم پر منحصر ہے - ہمارے اکثر املاک
بوجہ اسراف سود خوارون کے پاس مکفول ہو گئے ہین - ہماری آمدنیون کا بڑا حصہ ساہوکاران تھیٹر والون
یا بادہ فروشون - کلالون کے جیبون مین چلا جاتا ہے - کسی قوم کی ترقی - معراج کمال کا
ذریعہ محض ملازمت نہین ہو سکتا معمولی تجارت پیشہ مارواڑیون - بنیہ - بقالون کی مالی
حالت اعلی سے اعلی گورنمنٹ سرونٹ سے بہتر دیکھے جاتے ہین - اسلام مین تجارت
صنعت کی بہت فضیلت وارد ہوئی ہے - لیکن اس سے ہمارا اعراض قابل حیرت
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ -

التاجر الامین الصدوق المسلم مع الشہداء یوم القیمۃ	یعنی امانتدار - راستباز - مسلمان تاجر قیامت مین شہدا کے ساتھ رہے گا ..... (ابن ماجہ)
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ	راست باز تاجر قیامت مین عرش کے

وسلم التاجر الصدوق تحت ظل عرش الله یوم القیامة		سایہ میں رہے گا ...... (ولیہ)

۵	رمز الکاسب حبیب اللہ شنو	ترجمہ	از توکل و سبب کاہل مشو	

اس عنوان پر القول المتین فی جواب هفوات المسلمین صفحہ ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ میں مفصل بحث کی گئی ہے (تفصیل کیلئے وہ ملاحظہ کیجائے، عموماً اعلیٰ طبقہ میں تجارت - صنعت و حرفت - کاروباری زندگی نگاہ عزت سے نہیں دیکھی جاتی ہے حالانکہ قوم کیلئے پیشوایان اسلام کا اسوۂ حسنہ مشعل ہدایت کا کام دے رہا ہے۔

مظاہر الحق شرح مشکوٰۃ سے منکشف ہوتا ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر فاتح مرتدین و منافقین حضرت سیدنا فاروق اعظم فاتح شام و عجم - حضرت سیدنا عثمان ذی النورین المنعم فاتح جزائر کی تجارت پارچہ - غلہ کھجور وغیرہ کی تھی (مظاہر حق جلد سوم صفحہ ۳۲۲)

حضرت سیدنا علی مرتضیٰ فاتح خیبر - باب مدینۂ علم فلاحت کرتے تھے۔ (بحار الانوار)

۶	گر توکل میکنی در کار کن		الکسب کن پس تکیہ بر جبار کن	

حیلے چھوڑ دینے معیوب سمجھنے سے مسلمانوں میں افلاس عام ہو رہا ہے۔ قوم میں گداگروں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے جس سے قومی وقار - ملی عظمت - وقعت کو سخت

صدمہ پہنچ رہا ہے۔ اپنے پیروں پر آپ کھڑے ہونیکی قابلیت۔ صلاحیت ہم سے سلب ہوتی جاتی ہے۔ پارسیوں۔ بھائیوں۔ گجراتیوں کے قومی فنڈ۔ اپنے مفلس افراد کو تجارت حرفت کاروباری زندگی کیلئے قرضِ حسنہ سے دستگیری کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا متمول طبقہ اپنے مفلس بھائیوں کیلئے اگر کچھ کرنا چاہے تو بہت کچھ کرسکتا ہے۔ لیکن اعلےٰ حیثیت پوزیشن کا خیال مختلف اسلامی طبقوں کو ایک دوسرے سے جدا کر رکھا ہے۔ باہمی میل جول۔ تبادلہ خیالات بھی وضعداری کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ جماعت پنجگانہ عبادت الٰہی کے علاوہ ۔ ۔ ۔ مقامی غیر مقامی اسلامی ضرورتوں کے انصرام کے لئے مساجد مختلف طبقوں کو ایک سطح پر جمع کرنے کا زرین موقع ہیں۔ فریضۂ حج عبادت الٰہی کے ساتھ عالم اسلامی کے سود و بہبود تبادلۂ خیالات اعلاء کلمۃ اللہ کا اہم مرکز ہے۔ بدقسمتی سے اسلامی اعلےٰ طبقہ کو باستثنا بعض دینیات بہت کم دلچسپی رہ گئی ہے۔ انکے پاس مساجد کا وجود صرف برزخ کے اولین منزل کے لئے رہ گیا ہے۔

الغرض قومی ترقی کے لئے صنعت و حرفت۔ تجارت ناگزیر چیز ہے

میسور کا محکمۂ تعلیم علوم ذہنیہ کے ساتھ ساتھ صنعت وحرفت کو بھی فروغ دے رہا ہے۔

ہنکن کی روشن دماغی مستعدی کے طفیل سے محابس کے مصارف وہاں کے صنعت وحرفت وغیرہ کی آمدنی کے ذریعہ سے بڑی حد تک ادا ہوتے ہیں۔ اگر محکمۂ تعلیم ٹیکنا لوجیکل فیکلٹی کا انتظام کردے تو۔ ملک ذہنی تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنی روٹی آپ کمانے کے قابل ہو سکتا ہے۔ ورنہ گریجویٹ کی ڈور دفتر تک کی مثال صادق آئے گی۔ جاپان۔ جرمنی بسم پر جدادی بجاری۔ صیاغی۔ حکاکی۔ چھتریاں۔ بائیسکل وغیرہ۔ بنانیکے فنون، ان طلبہ کو تعلیم دیئے جاسکتے ہیں جس کو ان سے دلچسپی ہے۔

سابق ناظم صاحب قحط کی کوشش سے محتاج خانے اسی اصول پر قائم کیئے گئے کہ وہاں کی صنعت وحرفت ہی کی آمد سے وہاں کے مصارف ادا ہونے لگے۔ اگر سررشتہ تعلیمات سرکار عالی میسور وغیرہ کی تقلید کرے یا ہنکن یا سابق ناظم صاحب قحط کے نقش قدم پر چلے تو اہل ملک کو ذہنی کے ساتھ معاشی

فائدہ بھی پہونچا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کو ملک کے حقیقی مفادِ اقتصادی و مستقبل سیاسی کا احساس و شعور ہو۔

فصل دوم تعلیم جسمانی

شریعت مطہرہ میں اعلیٰ ترین فضیلت عظمت تاکید جسمانی ورزشی تعلیم کی وارد ہوئی ہے۔ قرآن مجید میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ واعدوا لهم ما استطعتم من قوة الآیہ سلطان الانبیا کا پر حکمت فرمان ہے۔ المومن القوی خیر واحب الی اللہ من المومن الضعیف قوی مسلمان اللہ کے پاس بہتر اور زیادہ محبوب ہے کمزور مسلمان سے (رواہ ابوداؤد و احمد و مسلم) علموا اولادکم السباحة والرمی تمہارے اولاد کو تیرنے اور نشانہ بازی کی تعلیم دیں۔ (بیہقی) گھوڑے کی سواری حضور شریف صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کے بہت مرغوب تھی۔ ننگی پشت پر بھی سواری کرتے تھے۔ اور صحابہ کو اس کے تعلیم کی ترغیب دیتے تھے۔ ارموا وارکبوا الخیل۔

معقل بن یسار سے روایت ہے۔ ما کان شیئ احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الخیل۔ مثنوی شریف میں آپ کی جفاکشی محنت مشقت۔ ریاضت کے متعلق لکھا ہے۔ ۵

النبی قد رکب معروریا	والنبی قیل سافر ماشیا
بلکہ آن شہ بس پیادہ رفتہ است	یار این رہ آن یسے پذ رفتہ است

اسلام میں تعلیم ورزش کی اہمیت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص اس کی تعلیم پاکر فراموش کردے تو اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

من علم الرمی ثم ترکہ فلیس منا او فقد عصیٰ ...... (مسلم)

زرین عہد فاروقی میں۔ رومن امپیرر اپنے ایک تجربہ کار افسر سے مسلمانوں کی ترقی کا راز دریافت کرتا ہے تو وہ اس قول ذیل لفظ میں جواب ادا کرتا ہے بالليل رھبان و بالنھار فرسان۔ مسلمان شب میں عبادت گذار۔ دن میں شہسوار ہیں۔ (طبری)

ادنی تامل سے ظاہر ہوگا کہ مقدس اسلام نے کس زور کے ساتھ
فزیکل سائنس کو اہمیت دی ہے۔ روحانی۔ اخلاقی اور دماغی
نشوونما۔ ترقی کے لئے طاقت صحت۔ توانائی لازمی ہے۔ زمانہ حالیہ کے
تنازع بقا۔ قومی کشاکش سے جو شخص واقف ہے وہ اسبات کو تسلیم کرے گا کہ
العقل السلیم فی جسم السلیم عقل سلیم جسم سلیم مین مضمر ہے۔
عبادت الٰہی۔ دنیوی کاروبار۔ اور اعلے درجہ کی دماغی ترقی۔ ملی مدافعت
کیواسطے اعلے درجہ کی صحت درکار ہے۔ زمانہ موجودہ مین۔ اسٹرگل فار لائیف
کیلئے ہر شعبہ مین مقابلہ کرنا پڑتا ہے جسکے لئے جفاکشی۔ محنت کی ضرورت
داعی ہوتی ہے۔ جدوجہد اسی حالت مین ہوسکتی ہے کہ آدمی مضبوط۔ طاقتور ہو
اگر قوت جسمانی۔ ورزش۔ وغیرہ سے ہماری غفلت جمود بدستور
جاری رہے۔ اور اب آموز زمانہ سے سبق نہ سیکھین تو ہماری آیندہ نسلین
نہایت کمزور۔ اور تنازع بقا مین مدافعت سے قاصر۔ یعنی صحت جسمانی سے
عاری رہین گی۔ کیونکہ قومی ترقی۔ ذہنی ارتقاء کلیۃً جسمانی قوت پر منحصر ہے

جس کو مولانائے رومی رحمتہ اللہ علیہ نے قلب سے استعارہ کیا ہے ؎

پادشاہان راچنان عادت بود	این شنیدہ باشی ار یادت بود
دست چپ شان پہلوانان ایستند	زانکہ دل پہلوی چپ باشد بہ بند

ایک زمانہ تھا کہ سرزمین دکن ورزش - مردانہ کھیلوں مین ضرب المثل تھی - جہانگیر جیسا جلیل القدر بادشاہ نے مرتضیٰ خان دکھنی سے ان فنون کی تعلیم حاصل کی شئنہ جلوس مین اس کو ورزش خان کا خطاب مرحمت کیا - (تزک جہانگیری صفحہ ۱۲۴)

دکن کے اکثر مقامات مین یہ رواج تھا کہ نماز صبح کے ادا کرنیکے بعد اکثر مُصلّی - مسجد کے ملحقہ مقام مین ہی ورزش کشتی - کیا کرتے تھے -

اب صرف تعلقہ پرینڈہ کے معمر پیش امام اس قدیم - شریفانہ - رسم کی یاد تازہ رکھتے ہین - ہمارے قوم کے مردہ دل - بد مذاق افراد کے پاس شاید یہ امور معیوب وحشیانہ ہون - لیکن ہربرٹ اسپنسر کے نظر مین کسی قوم کی اعلیٰ ترقی حاصل کرنے کی پہلی شرط یہی ہے کہ اس قوم کے اشخاص اعلےٰ درجہ کے حیوان بھی ہون - (کتاب ایجوکیشن مصنفہ اسپنسر)

بہرحال ہم کو اپنی ہستی قایم رکھنے ایک زندہ ۔ با اثر قوم بننے اور قومی کشاکش مستقبل کے مدافعت کے لئے ورزش اور اسکے متعلقہ فنون سے دلچسپی ناگزیر ہے ۔

سپاہی و اہل قلم سےنکلین ۔ ٹوٹ دنٹ تیغ دو دم سےنکلین

(واللہ الموفق الی السداد)

باب ششم در سرگرمی اقوام متمدنہ

تبلیغ مسیحیت دنیا کے زندہ سر بر آوردہ اقوام کے مختلف مطمح نظر مین تبلیغ مذہب ایک اہم مقصد قرار دیا گیا ہے ۔ اس میدان مین وہ نہایت تندہی ۔ متعدی سے کام کر رہے ہین ۔

مسیحی دنیا کے پاس تثلیث صلیب سے سچی نجات کا ذریعہ ہے (خاکسار نے دفع البھتان عن حقائق القران مین مسیحی نجات پر کافی روشنی ڈالی ہے)

عیسائیون کا تبلیغی شغف و لولہ انتہائی درجہ پر پہنچا ہوا ہے انکے کامیاب

جدوجہد کا نتیجہ مردم شماری کے نقشوں سے ظاہر ہے۔ ہندوستان کے فرنچ کالونیز اور پرتگیس کے گوا میں ایک صدی کے درمیان قریب قریب پوری آبادی مسیحی گلہ میں شامل ہوگئی ہے۔ برٹش انڈیا میں مسیحی اقوام کی سرگرمی اور غیر محسوس سرکاری سرپرستی اور حوصلہ افزائی سے سرعت کے ساتھ عیسائی مذہب کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ ٹراونکور کے برہمن ریاست میں اہل صلیب کی حیرت انگیز تبلیغی کامیابی اعجوبۂ روزگار ہے۔

یہ امر قابل غور ہے کہ اشاعت تثلیث کے مزاحمت میں کسی گروہ کی کامیابیاں نظر نہیں آتی۔ صرف توحید اعلاء کلمۃ اللہ صراط مستقیم کے برخلاف صحی رقابت۔ جوش سنگٹھن پیدا کیا جاتا ہے۔

آریہ سرگرمی | اعلیٰ تعلیم یافتہ آریہ۔ بارسٹر۔ ڈاکٹر۔ تاجر۔ زمینداروں وغیرہ نے نہ صرف مذہبی تبلیغ کو اپنی زندگی کا نصب العین قرار دیا ہے۔ بلکہ گرو گوبند رنجیت سنگھ اور سیواجی کی طرح ایک متحد۔ زبردست قوم۔ حمایت مذہب۔ مدافعت وطن کیلئے سنگٹھن کے لقب سے تیار کر رہے ہیں۔ انھوں نے بغرض تبلیغ و اشاعت مذہب

دنیا کے روبرو چار معبود (۱) اندر (۲) اگنی (۳) ہونتر (۴) وایو۔ اور اُن کے اوتار توحید کے نام سے پیش کئے ہین۔

الغرض دنیا کے بعض ملل بلحاظ انسانی ھمدردی۔ نیک نیتی۔ خیرخواھی۔ اپنے محبوب و مرغوب عقاید و معبودون کو۔ اور اقوام کے آگے پیش کرنے کو اپنا مقدس فریضہ نجات کا ذریعہ۔ ثواب کا کام سمجھتے ہین۔

دعوت اسلام۔ اگر حمیت جاہلی۔ جذبات عصبیت۔ چھوڑکر سلیم الفطرتی بنصف مزاجی۔ سے غور وخوض تحقیق وتدقیق کیجاے تو منکشف ہوگا۔ کہ اسلام۔ بنی نوع انسان کے لئے رحمت۔ صداقت کا افتاب و ماہتاب ہے۔ ان کو حجر شجر۔ بقر۔ بندر۔ عنصر۔ پرستی اور اسکے عبودیت۔ اسفل السافلین کے پست ترین پایہ سے نکالکر اعلے علیین کے سطح مرتفع پر پہنچا دیتا ہے۔

یخرجھم من الظلمات الی النور | ترجمہ | نکالتا انھین کفر کی تاریکیون سے نور ایمان کی طرف

کلمۂ توحید کی نہ ٹوٹنے والی زنجیر۔ اخوت اسلامیہ کی حبل المتین۔ بنی نوع انسان مین نسلی تنفر۔ جاہلی تحقیر۔ چھوت چھات۔ گورے کالے۔ امیر فقیر۔ فاتح مفتوح کے

امتیازات کو مٹا دیکر سچی اخوت - مساوات - قایم کر دیتی ہے قال اللہ تعالیٰ

انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون	پارہ ۲۶ سورہ ۴۹	مسلمان تو بس (آپس میں بھائی) بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں میل جول کرادیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ (خدا کیطرف سے) تم پر رحم کیا جائے

اہل بصیرت کے پاس مذہب اسلام آئینہ فطرت الٰہی اور حق الیقین کا سرچشمہ ہے۔

فاقم وجھک للدین حنیفا - فطرت اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللہ ذالک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون	پارہ ۲۱ سورہ ۳۰	تم ایک (خدا) کے ہو کر (اسکے) دین کیطرف اپنا رخ کئے رہو یہ خدا کی فطرت ہے جس پر خدا نے لوگوں کو پیدا کیا ہے خدا کی بنائی ہوئی بناوٹ میں ردو بدل نہیں ہوسکتا یہی دین کا سیدھا راستہ ہے مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے

خداوند تعالیٰ نے قلب انسان ہی ایسا بنایا ہے کہ وہ اپنے مصنوعی معبودوں ترک کر کے ذرا متوجہ ہو تو اس کو چار و ناچار توحید الٰہی کا اقرار کرنا پڑے مگر تعصب آدمی کو سوچنے سمجھنے نہیں دیتا - اسلام کی پر نور ضیا معبودان باطل کے ظلمات کو طالبان صداقت کے دلوں سے زایل کر دیتی ہے - قال اللہ تعالیٰ

جاء الحق و زھق الباطل	پارہ ۱۵	(دین) حق آیا (دین) باطل نیست و نابود
ان الباطل کان زھوقا	سورۃ ۱۷	ہوا۔ باطل تو نیست و نابود ہونے والا ہی تھا

ہر مذہب وملت کے جویا رحقیقت۔ طالب صداقت کیلئے اسلام بآواز بلند پکار رہا ہے۔ یہ صدا بلند کر رہا ہے۔

باز آ باز آ ہر انچہ ہستی باز آ	گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نا امیدی نیست	صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

سید المرسلین رحمۃ للعالمین ہادی بنی نوع نے فرمایا ہے۔

اذا احسن احدکم اسلامہ فکل حسنۃ یعملہا تکتب بعشر امثالہا الی سبع مائۃ ضعف و کل سیئۃ یعملہا تکتب بمثلہا حتٰی لقی اللہ	جب کوئی شخص حلقۂ اسلام میں داخل ہو کر مخلصانہ عمل کرے تو اسکو ایک نیکی کا بدلہ دس گونہ سے سات سو تک ثواب ملیگا ایک بدی کا معاوضہ ایک ہی بدی رہے گی۔ یہانتک کہ وہ دیدار خدا سے مشرف ہو (بخاری۔ مسلم)

مسلمانوں کا انسانی فریضہ	مسلمان اسوۂ حسنہ۔ صبغۃ الہی سے متصف۔ منجذب

ہو کر امر معروف نہی منکر۔ تلقین دین۔ اصلاح بنی نوع کی طرف متوجہ ہو
تو اعلاء کلمۃ اللہ۔ توحید الٰہی کے اشاعت عامہ مین ہماری کامیابی یقینی ہے
اشاعت توحید۔ ہدایت بنی نوع کا فرض صرف علما۔ مشائخین کا ہی نہین
بلکہ اسلاف کے تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ تبلیغ مذہب کا فریضہ پیروان اسلام ہے
ہر ایک فرد ادا کرتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمت کو
ہدایت فرمائی ہے۔

من اسلم علی یدیہ رجل وجبت لہ الجنۃ	کسی کے ہاتھ پر ایک شخص بھی اسلام لائے تو اُسکے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے (طبرانی)

دعوت اسلام کے لئے حضرت ختمی مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے
جناب سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر روانہ فرمایا تو اسوقت انکو
نصیحت فرمائی کہ خدا تمھارے ذریعہ سے کسی ایک کو مسلمان کردے تو وہ اس سے
بہتر ہے کہ تم قیمتی سُرخ اونٹ راہ خدا مین خیرات کرو۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۱۱)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کوشش سے یمن کا قبیلہ ہمدان مشرف باسلام ہوا۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم لمعاذ لما بعثہ الی الیمن لان یہدی اللہ بک رجلا خیر لک من الدنیا وما فیہا

حضرت سید المرسلین نے جب معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ تمہاری وجہ سے ایک شخص کو بھی اللہ ہدایت دیوے تو تمہارے لئے وہ دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے بہتر ہے (رواہ احمد)

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وآلہ وسلم من دعا الی ہدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذالک من اجورہم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام من تبعہ لا ینقص ذالک من آثامہم شیئا ....

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے لوگوں کو دعوت ہدایت کی تو اس کا اجر ثواب ہدایت پانے والوں کے اجر کے مثل بغیر انکے اجر میں کمی واقع ہونے کے ملے گا۔ اگر ضلالت گمراہی کی تبلیغ کی تو اسکی پیروی کرنیوالوں کے مثل بغیر ان کے گنہ کی کمی کے اس کو گناہ ہوگی۔ ---- (مسلم)

خیر امت کہلانے کے استحقاق کے لئے مسلمانوں کو تبلیغی ادامر معروف نہی

منکر کے تفتیش کا سرانجام دینا ضروری ہے۔ قال اللہ تعالیٰ

کنتم خیر امت اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر الآیۃ	لوگوں کی (رہنمائی) کیلئے جو مقصد اشتیں پیدا ہوئیں اُنمیں تم (مسلمان) سب سے بہتر ہو کر اچھے (کام کرنیکو) کہتے ہو اور بُرے (کاموں) سے منع کرتے ہو۔ (پارہ ۴ - سورہ ۳)

خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ارشاد و تلقین سے جو تبلیغی کامیابی اور دائرۂ اسلام کی وسعت ہوئی اس کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ مآثر عثمانیہ فی الخلافۃ الراشدۃ کا مین کیا جاے گا۔

الحق یعلو ولا یعلیٰ۔ اسلام کی حقانیت۔ صداقت۔ اخوت۔ مساوات اسکے کامیابی اور تبلیغ کے سھل الوصول ذریعہ تسلیم کئے گئے ہین لیکن مخلصانہ جدو جہد کی ضرورت ہے لیس للانسان الا ما سعیٰ الآیۃ اور ملل چوب صلیب۔ حجر صنم۔ کے اشاعت کیلئے ال ونال ظاہری حسن و جمال کی دبی دل لبھانے پیش کرتے ہین لیکن توحید الٰہی فطرت باری اس سے بہت اعلےٰ وارفع ہے ع حاجت مشاطہ نیست روے دلارام را ؎

حقیقی مسلمانوں کو ان کی مسکنت۔ غربت۔ بے سروسامانی مقدس فریضہ سے فاصر ہت نہیں کر سکتی۔ نہ یہ شرعاً انکے لئے عذر ہو سکتا ہے۔

قرون اولی کا نقش قدم بیشک ہمارے لئے مشعل ہدایت ہے۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ہاں ایک ایکماہ چولہا نہیں سلگتا تھا۔ چہاروں اور پانی پر گذرہ تھا۔

قالت عائشہ رضی اللہ عنہا ان کنا ال محمد نمکث شہرا ما نستوقد بنار ان ھو الا التمر والماء (شمائل ترمذی صفحہ ۱۰۸)	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم آل محمد ایک ایکماہ آگ نہیں سلگاتے تھے کھجور اور پانی پر اکتفا کیا جاتا تھا........

کھانیکے لئے کبھی ردی کھجور بھی نہیں ہوتے تھے۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

لقد رایت نبیکم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وما یجد من الدقل ما یملاء بطنہ (منہ)	نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں دیکھا کہ نہیں پاتے تھے ردی کھجور جو شکم سیر ہوں۔

شدت بھوک سے پیٹ پر پتھر باندھے جاتے تھے۔

عن ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ قال شکونا الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم الجوع و رفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم عن بطنہ عن حجرین ...... (مشکوٰۃ)	ابی طلحہؓ سے روایت ہے کہ کہا ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم کے پاس بھوک کی شکایت کی اور پیٹ پر سے پتھر اٹھایا تو حضور شریف صلی اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم نے اپنے شکم مبارک سے دو پتھر اٹھایا۔ ....

پرستاران توحید۔ فدایان اسلام صحابۂ کرام کا یہ سچا اخلاص۔ عشق تھا کہ وہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے پتوں پر بھی گذارہ کرتے تھے۔ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔

لقد رأیتنی اغزو فی العصابۃ من اصحاب محمد صلے اللہ علیہ	حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ میں صحابہ کی جماعتمیں شامل ہو کر غزا کرتا تھا

وآله وسلم ما نأكل الا ورق الشجر والحبلة حتى ان احدنا ليضع كما تضع الشاة والبعير (منه)

ہم کو کھانے نہیں ملتا مگر درخت کے پتے اور پھل یہانتک کہ ہمارے بعض لوگ رکھتے جسطرح بکری اور اونٹ رکھتے ہیں (اس سے مراد فضلہ ہے)

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:-

لقد رأيتني واني لسابع سبعة مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما لنا طعام الا ورق الشجر حتى تقرحت اشداقنا فالتقطت بردة فقسمتها بيني وبين سعد (منه)

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میں ساتواں شخص تھا ہمارے لئے کھانا نہیں ہوتا مگر درخت کے پتے یہانتک کہ منہ میں زخم آگئے تھے میرے پاس ایک ہی چادر تھی اس کو میں نے اور میرے اور سعد کے درمیان تقسیم کر لیا تھا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ولقد اتت علي ثلثون من بين ليلة ويوم وما لي ولبلال

مجھ پر تیس شبانہ روز ایسے گذرے ہیں کہ میرے اور بلال کے لئے کھانے

طعام یاکلہ ذوکبد الا ابواریہ ابط بلال ......(منہ)......

کچھ نہیں تھا مگر ذری سی چیز جو بلال کے بغل میں سما سکے۔

دارالعلوم نبوّت کے تربیت یافتہ اصحاب صفّہ (داعیان اسلام) کا ایک گروہ ایسا بھی تھا جن کو بعض وقت ستر شرعی کے لئے بھی پورا تہ بند نہیں ہوتا صحیح بخاری میں لکھا ہے :-

عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ لقد رایت سبعین من اھل الصفة ما منھم رجل علیہ رداء اما ازار واما کساء قد ربطوا فی اعناقھم فمنھا ما یبلغ نصف الساقین و منھا ما یبلغ الکعبین فیجمعہ بیدہ کراھة ان تری عورتہ

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے ستر اصحاب صفہ کو اس حالت میں دیکھا جن میں کسی ایک کے پاس بھی پوشش نہیں تھی لحاف یا تہ بند ہوتا اپنی گردنوں میں لپیٹ لیتے بعض کو نصف ساق اور بعض کو ٹخنے تک پہنچتا تو ستر نگاہ دکھائی دینے کی کراہت سے اس کو اپنے ہاتھ سے ڈھانپتے رہتے (بخاری)

ان مقدس ہستیوں کی پاک زندگی کا مقصد تبلیغ دین۔ اعلاء کلمۃ اللہ اور ترویج شریعت مطہرہ تھا۔ مالی معاوضہ۔ زرپرستی۔ دنیوی جاہ و جلال۔ فانی صلہ ان کا مطمح نظر نہیں تھا۔ لانرید منکم جزاء ولا شکورا۔ ان نفوس قدسیہ کا نصب العین رضائے الٰہی تھا۔ خدائے وحدہ لاشریک لہ کی محبت عظمت انکے قلوب پر جلوہ افگن۔ اس کا تقدس جلال نورافشاں تھا۔ دنیا کی وقعت ان کے پاس کچھ نہیں تھی ؎

غلامی عمر و بادشاہی فروش	نہ بیرست سلطان پشمینہ پوش
اور یہ دنیا کی زندگی تو بس (جی کا) بہلاوا اور کھیل ہے اور دار آخرت (کی زندگی) وہی (اصل) زندگی ہے۔ اگر جانتے پارہ ۲۱ (سورۃ ۲۹)	قال اللہ تعالیٰ وما ھذہ الحیوۃ الدنیا الا لھو و لعب وان الدار الاخرۃ لھی الحیوان لو کانوا یعلمون

تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک بار سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے گھر تشریف لائے۔ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام بیمار تھے۔ آپ نے حضرت علی اور حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ کچھ نذر کرو

تاکہ تمہارے فرزند صحت پائیں۔ انھوں نے نذر کی کہ تین روز۔ روزہ رکھیں گے۔ حق تعالیٰ نے حسنین رضی اللہ عنہما کو شفا بخشی۔ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ نے روزے رکھے۔ اور کسی قدر جو قرض لئے اور آٹا پیس کر روٹی پکائیں۔ مغرب کی نماز کے وقت چاہا کہ افطار کریں۔ ایک فقیر گھر کے دروازہ پر آیا۔ آواز دی مجھے روٹی دو۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنا حصّہ اس فقیر کو دیدیا سب اہل بیت نے بھی اپنے حصّے دیدیئے۔ فقط پانی سے روزہ کھول کر رات بسر کی۔ دوسرے دن روزہ رکھا تو افطار کے وقت ایک یتیم دروازے پر آیا اور سوال کیا۔ سب کھانا اسے دیدیا۔ تیسری شام کو ایک اسیر بوقت آیا۔ روٹی اس کو دیدی گئی .... (تفسیر خورشید صفحہ ۴۹۵)

مذکورہ واقعات کے اظہار سے یہ غرض ہے کہ بے سروسامانی۔ عدم استطاعت۔ اعلاء کلمۃ اللہ تبلیغ دین۔ امر معروف۔ نہی منکر کے فرائض کی ادائی میں مانع و حارج نہیں ہوتے۔ ایثار۔ اخلاص۔ جدوجہد کی ضرورت ہے۔ پیشوایان اسلام کا اسوۂ حسنہ۔ استقلال۔ سرگرمی

اولوالعزمی ہمارے لئے سبق آموز ہے۔ حضرت مسیح کی تبلیغ صرف بنی اسرائیل کے بھٹکے ہوئے گروہ تک محدود تھی (متی باب ۱۰ فقرہ ۱۶)

لیکن ان کے پیرو تمام عالم میں اس مذہب کی اشاعت عامہ میں سرگرم منہمک ہیں۔ برخلاف اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کافۂ انام کیلئے مبعوث اور باعث رحمت ہوئے۔ وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس بشیرًا ونذیرًا۔ الآیہ اور فرمایا وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین الآیہ

اسلام میں تبلیغ مذہب کا اجر ثواب انتہا درجہ کا ہے۔ باوجود اس کے ہماری غفلت۔ کاہلت۔ قابل تاسف ہے۔ یوروپ۔ امریکہ۔ سے عیسائی مرد اور عورت۔ انسانی ہمدردی یا سیاسی جذبات سے۔ تبلیغ تثلیث کیلئے آتے ہیں۔ بعید عملی کام کرتے ہیں۔ ہمارے علماء ومشائخین۔ اغنیاء۔ فقراء۔ تجار اہل پیشہ وغیرھم کا یہ مقدس فرض ہے کہ باہمی تفسیق۔ تکفیر۔ خانہ جنگی۔ ڈیڑھ اینٹ کی علٰحدہ مسجد بنانیکے عوض قرون اولے کی اتباع وپیروی میں تبلیغ مذہب شاعت دین کو اپنا نصب العین بنائیں۔ دکن کے نامور مدرسہ نظامیہ سے بھی

دارالعلوم دیوبند اور بریلی کی طرح ملک کی اصلاح اور تبلیغ کے کام سرانجام پا سکتے ہیں۔ شرطیکہ بزرگان قوم ادہر مائل ہوں واللہ الموفق وعلیہ التکلان

تبلیغ کے متعلق التوبیۃ الملیۃ فی مدن المملکۃ الاٰصفیۃ میں مفصل بحث کردی گئی

ناظرین کو اگر اس مسئلہ سے دلچسپی ہو تو وہ رسالہ مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

باب ہفتم در مکارم اخلاق وغیرہ

اسلامی حقیقی ترقی۔ معراج کمال کیلئے۔ مذہبیت۔ زہد واتقاء ضروری ہے

ان الارض یرثھا عبادی الصالحون۔

مسلمان اس وقت تک تنازع للبقاء وغزا میں کامیاب باقبال مظفر و منصور تھے جبتک وہ دینی بیجے روح۔ مذہبی جذبات، ایثار و اخلاص کے زیور سے مزین کتاب وسنت اوامر ونواہی کے پابند راسخ الاعتقاد تھے

ان اللہ مع الذین اتقوا والذینھم محسنون الایۃ واتقوا اللہ لعلکم تفلحون

وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ اس کا فقدان ہمارے حرمان و

خرابی کا باعث ہیں۔ لیس للانسان الا ما سعیٰ اور حسب استطاعت ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم اب بطور اجمال مکارم اخلاق

وغیرہ کے احادیث بغرض افادہ عام لکھے جاتے ہیں

حدیث	ترجمہ
شفقت و ہمدردی: لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس	اس پر اللہ تعالیٰ رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے (بخاری مسلم)
الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء....	خلق پر شفقت کرنے والوں پر رحمن رحم کرتا ہے تم اہل زمین پر رحم کرو تو وہ جو آسمان پر ہے تم پر رحم کرے گا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)
من یحرم الرفق یحرم الخیر	جو شخص نرمی ملائمت سے محروم ہو تو وہ نیکی سے محروم ہے (مسلم)
والذی نفسی بیدہ لا یؤمن عبد حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ....	بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوتا تا آنکہ وہ اپنے بھائی کیلئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے نفس کیلئے پسند کرتا ہے (بخاری مسلم)
الخلق عیال اللہ فاحب الخلق	کل مخلوق اللہ کے عیال ہیں۔ محبوب تر

اسلئے الله من استمن اسلئے عیبا له		اللہ کے پاس وہ ہے جو اسکے عیال کے ساتھ نیک برتاؤ کرے (بیہقی)
المومن مالف ولاخیر فیمن لایالف ولایولف	(احمد)	مومن الفت محبت کا محل ہے اس شخص میں کچھ بھلائی نہیں ہے جو الفت نہیں کرتا اور نہ وہ کسی سے الفت کیا جاتا ہے
مامن مسلم یرد عن عرض اخیہ الاکان حقا علے الله ان یرد عنہ نار جہنم یوم القیمۃ ثم تلا ھذہ الایۃ وکان حقا علینا نصر المومنین		کوئی مسلمان کسی کو اپنے بھائی کی غیبت آبرو ریزی سے باز رکھے تو اسکے جزا میں اللہ تعالی اس کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھیگا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ مومنوں کی مدد ہم پر واجب ہے۔ (مشکوۃ)
المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمھاجر من ھجر ما نھے الله عنہ		مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں مہاجر وہ ہے کہ ممنوع چیزوں کو ترک کردے (بخاری)
اطعموا الجایع وعودوا المریض		بھوکے کو کھلاؤ۔ بیمار کی عیادت کرو

وفکوا العانی	قیدی کو رہائی دو .... (بخاری)
رضی الرب فی رضی الوالد و سخط الرب فی سخط الوالد	رضامندی رب کی ۔ باپ کی رضامندی میں ہے اور غضب رب کا ۔ باپ کے غضب میں ہے (ترمذی)
خیر بیت فی المسلمین بیت فیہ یتیم یحسن الیہ وشر بیت فی المسلمین بیت فیہ یتیم یساء الیہ	مسلمانوں میں اچھا گھر وہ ہے جس میں یتیم کیساتھ نیک برتاؤ کیا جاتا ہے برا گھر وہ ہے جس میں یتیم کیساتھ بدسلوکی کی جاتی ہے (ابن ماجہ) ....
ما اکرم شاب شیخا من اجل سنہ الا قیض اللہ لہ عند کبر سنہ من یکرمہ	کسی بوڑھے کا اسکی کبرسنی کی وجہ سے کوئی جوان اکرام کیگا تو اللہ جل شانہ اسکی کبرسنی میں اسکی تعظیم و خدمت کیلئے کسی کو مقرر کر دیتا ہے (ترمذی)
من انظر معسرا او وضع عنہ انجاہ اللہ من کرب یوم القیمۃ	جو شخص کسی تنگدست کو مہلت دے یا معاف کرے تو اللہ جل شانہ اسکو قیامت کی سختیوں سے نجات دیگا (مسلم)
ما من مسلم کسا مسلما ثوبا الا کان فی حفظ من اللہ ما دام	کسی غریب مسلمان کو کوئی مسلمان کپڑا پہنائے تو وہ اللہ کی حفاظت میں اسوقت تک رہیگا جبتک اسکے

علیه سنه خرقة	جسم پر کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی رہے (ترمذی)
اعطوا السائل وان جاء علی فرس	سائل کو عطا کرو۔ اگرچہ گھوڑے پر آئے (م)
خیر الاصحاب عند الله خیرهم لصاحبه وخیر الجیران عند الله خیرهم لجاره	دوستوں میں نیک اللہ کے پاس وہ ہے جو اپنے دوست کیلئے نیک ہو اور اچھا پڑوسی اللہ کے پاس وہ ہے جو اپنے ہمسایہ کے لئے نیک ہو (ترمذی)
لیس المومن بالذی یشبع وجاره جائع الی جنبه	وہ مومن نہیں ہے جو آپ سیر ہو کر کھا جائے اور اسکے پہلو میں اس کا پڑوسی فاقہ رہے (شعب الایمان)
لا یدخل الجنة من لا یامن جاره بوائقه	وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جسکے برائی سے اسکے پڑوسی امن میں نہ ہوں (مسلم) ......
کل معروف صدقة	ہر نیک کام صدقہ ہے ... (بخاری، مسلم)
افضل الصدقة ان تشبع کبدا جائعا	بھوکے کو سیر کرنا بہتر صدقہ ہے ...... (مشکوٰۃ)
من کان یومن بالله والیوم	جو شخص ایمان لایا ہے اللہ اور قیامت پر

الاخر فلیکرم ضیفه
ومن کان یومن بالله والیوم
الاخر فلا یوذ جاره ومن
کان یومن بالله والیوم الاخر
فلیقل خیرا او لیصمت ..

اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہیے جو شخص ایمان لایا ہو تو
اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے
اور جو شخص خدا اور قیامت پر ایمان لایا ہے تو
اچھی بات کہے۔ یا خاموشی
اختیار کرے ..... (بخاری)

قال رسول الله صلی الله علیه وآله
واصحابه وسلم قال الله تعالیٰ
انفق یا ابن آدم انفق علیک

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ
اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ اے
ابن آدم خرچ کر میں تجھ پر خرچ کرونگا
(بخاری)

السخی قریب من الله قریب
من الجنة قریب من الناس
بعید من النار۔ والبخیل بعید
من الله بعید من الجنة بعید
من الناس قریب من النار

سخی آدمی۔ اللہ سے جنت سے۔ لوگوں
سے قریب ہے۔ دوزخ سے
دور ہے۔ اور بخیل آدمی۔ دور ہے اللہ سے
دور ہے جنت سے۔ دور ہے آدمیوں سے
قریب ہے جہنم سے۔

ولجاهل سخی احب الی الله من عابد بخیل	سخاوت کرنے والا جاہل آدمی اللہ کے پاس عابد بخیل سے زیادہ محبوب ہے (ترمذی)
خصلتان لا تجتمعان فی مومن البخل وسوء الخلق	مومن میں بخیلی اور بد خلقی کی خصلت جمع نہیں ہوتی (ترمذی)
اخلاق حسنہ وغیرہ — ان من خیارکم احسنکم اخلاقا	تم میں نیک شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں (بخاری مسلم)
اکمل المومنین ایمانا احسنهم خلقا	کامل تر مومن بلحاظ ایمان کے وہ ہیں جو اخلاق میں زیادہ اچھے ہیں (دارمی)
ان المومن لیدرک بحسن خلقه درجة قایم اللیل صیام النهار	مومن اپنے حسن خلق کی وجہ سے شب بیداری اور صیام نہار کا درجہ پا لیتا ہے (دارمی)
بعثت لاتمم حسن الا خلاق	حسن اخلاق کے پورا کرنے کے لئے میں بھیجا گیا ہوں ..... (موطا)
ان من اکمل المومنین احسنهم	ایمان میں زیادہ کامل وہ مومن ہیں جن کے اچھے

احسنهم خلقا والطفهم
باهله ....

عليكم بالصدق فان الصدق
يهدي الى البر وان البر
يهدي الى الجنة ومايزال الرجل
يصدق ويتحرى الصدق حتى
يكتب عند الله صديقا واياكم
والكذب فان الكذب يهدي
الى الفجور وان الفجور يهدي
الى النار ومايزال الرجل
يكذب ويتحرى الكذب
حتى يكتب عند الله كذابا

من عفى عند القدرة عفى الله عنه

خصلت ہین اور وہ اپنے اہل کے ساتھ
زیادہ مہربان ہین ...... (ترمذی)

تم راستبازی کو لازم کرو کیونکہ سچائی راہ
دکھلاتی ہے خیر اور عمل صالح کی طرف
اور خیر اور عمل صالح جنت کیطرف پونچاتے ہین
آدمی ہمیشہ سچ بات کرتا ہے اور سچی بات
طلب کرتا ہے یہانتک کہ اللہ کے پاس وہ صدیقون
مین لکھا جاتا ہے اور تم جھوٹ بات سے پرہیز کرو کیونکہ
جھوٹ گناہونکی راہ دکھاتا ہے اور گناہ
دوزخکی راہ دکھاتے ہین اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹی بات
بات طلب کرتا ہے۔ یہان تک کہ وہ اللہ کے
پاس کذابین مین لکھا جاتا ہے ... (بخاری مسلم)

جو شخص حالت قدرت مین خطا معاف کردے

حدیث	حوالہ	ترجمہ
يوم العسرة	(ابن ابی الدنیا)	انتقام نہ لے تو اللہ اسکے عوض تنگی کے دن فراخی کر دیتا ہے
السمت الحسن والتؤدة والاقتصاد جزء من اربع وعشرين جزء من النبوة		اچھی شکل، سنجیدگی، میانہ روی نبوت کے چوبیس حصوں سے ایک جز ہے ...... (ترمذی)
من صمت نجا		جو خاموش رہا نجات پایا (ترمذی)
الحياء من الايمان والايمان في الجنة والبذاء من الجفاء والجفاء في النار ...	(احمد، ترمذی)	برے کام سے شرم کرنی ایمان سے ہے اور اہل ایمان جنت میں جائیں گے اور بے حیائی و فحش ظلم سے ہے اور اہل ظلم دوزخ میں جائیں گے
مقام الرجل بالصمت افضل من عبادة سبعين سنة		آدمی کا مرتبہ خاموش رہنے سے ستر سالہ عبادت سے افضل ہوتا ہے (مشکوٰۃ)
حسن الظن من حسن العبادة		نیک گمان کرنا حسن عبادت سے ہے (ابوداؤد)
اذا حدث الرجل الحديث ثم التفت فهي امانة ...		جب ایک شخص بات کرے اور مجلس سے چلا جائے تو وہ امانت ہے۔ (منہ)

عربی	حوالہ	ترجمہ
البادی بالسلام بریٔ من الکبر		سلام کرنیوالا ابتدا میں غرور سے بری ہے (مشکوٰۃ)
ان لجواب الکتاب حقا کرد السلام	مشکوٰۃ شریف	سلام کے جواب کیطرح خط کا جواب دینا ضروری ہے۔
مامن مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لهما قبل ان یتفرقا	ترمذی ابن ماجہ	دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں پھر مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونیکے آگے مغفرت کیے جاتے ہیں
عن زراع رضی اللہ عنه وکان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینة فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم ورجله		زراع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ عبد القیس کے وفد میں تھے کہا جب ہم لوگ مدینہ میں آتے تو ہمارے سواریوں سے جلدی اتر پڑتے۔ پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ اور آپکے قدم مبارک چومتے (ابوداؤد)
(اتحاد و یکجہتی) من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه		جو شخص جماعت مسلمین سے بالشت بھر جدا ہوا تو وہ اسلام کا رشتہ اپنے گردن سے نکالا ---- (ابوداؤد)
اتبعوا السواد الاعظم فانه		پیروی کرو بڑی جماعت کی۔ جو تنہا ہوا

من شذ شذ في النار

المومنون كرجل واحد ان
اشتكى عينه اشتكى كله وان
اشتكى راسه اشتكى كله ......

ان الله لا يجمع امتي او قال امة
محمد صلى الله عليه واله وسلم
على ضلالة ويد الله على الجماعة
ومن شذ شذ في النار ......

جماعت سے تنہا ڈالا جائیگا آگ میں (ابن ماجہ)

مسلمانوں کی مثال ایک شخص کے مانند ہے۔ اگر اسکے
آنکھ میں شکایت درد ہو۔ اور سر میں شکایت
ہو تو کل جسم میں درد کا احساس ہوتا ہے (مسلم)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ گمراہی پر جمع نہیں کریگا میری
امت کو یا یہ کہا کہ امت محمد کو۔ اور دست خدا ہے جماعت پر
جسنے جماعت سے جدا ہوا تو جہنم میں ڈالدیا جائیگا (ترمذی)

شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے پیروان اسلام کو متحد متفق
اور ایک مرکز پر جمع ہونے کیسے موثر پیرایہ میں نصیحت فرمائی ہے۔ افسوس فرقہ
بندی کی ہوس۔ ڈیڑھ اینٹ کی علحدہ مسجد کے خبط نے ملت اسلامیہ کو کمزور
اور اجانب کا شکار بنا دیا۔ آج اسلامی "سیاسی مذہبی" ہستی خود مسلمانوں کے
افتراق جمود کے طفیل معرض خطر میں ہے لیکن اس کا احساس نہیں کیا جاتا

الاستمداد عن ابی ذر قال دعانی رسول اللہ صلعم وھو لیشترط علی ان لا تسال الناس شیئا قلت نعم قال ولا سوطك ان سقط منك حتی تنزل الیه فتاخذ ه	ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مجھ سے یہ وعدہ لیا کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے۔ اگر کوڑا بھی گر جاوے تو اس کو اتر کر اٹھاوے (مشکوۃ)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا بھی یہی حال تھا (احسن القصص مصنفہ مولانا صفی الدین صاحب) تک کی کسی معمولی چیز کو تک خدا سے مانگنے کا حکم دیا گیا ہے ؎

لا تسالن بنی آدم حاجة اللہ یغضب ان ترکت سواله	وسل الذی ابوابه لا تحجب وبنی آدم حین یسأل یغضب

باوجود اسکے ہم لوگ قادر مطلق و مسبب حقیقی کو جسکے دست قدرت میں سب کے قلوب ہیں۔ چھوڑ کر بے صبری کے ساتھ دربدر و بنا داروں سے توسل۔ سفارش۔ استدعا التجا کرتے ہیں اور وایاك نستعین کا بھی عقیدہ ہے۔ یہ امور ارباباً من دون اللہ میں داخل نہیں سمجھے جاتے کیونکہ ان کا نام اسباب ہے۔ محض بر گزیدگان

حق کا توسل۔ استمداد ہمارے پاس شرک و کفر ہے۔ اسلئے کہ ایک مادی اسباب کا وجود ہمکو نظر نہیں آتا جسطرح دنیا میں حقیقی قوت حقیقی حیثیت کا مرکز اس جیل شاہد ہے اسیطرح برزخ میں بھی حقیقی قدرت، حکومت کا سرچشمہ اللہ ہے تو یہاں دنیاداروں کا توسل وغیرہ انجاح حاجات کیلئے مشروع اور مغائر توحید نہیں سمجھا جاتا۔ صرف عالم برزخ کی خصوصیت ہے کہ محبوبان بارگاہ الہی کا توسل۔ استمداد مقربان الی اللہ عباد کی اعانت قابل ملامت اور مخالف توحید تصور کیجاتی ہے حالانکہ اس کے جواز کی تصریح موجود ہے

وابتغوا الیہ الوسیلۃ ... پارہ ... الآیہ	اور اس تک (پہونچنے) کے ذریعہ کی جستجو کرتے ہیں

حصول مقصد کیلئے دوگانہ ادا کرکے یہ دعا پڑھے۔

آت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ الخ	یا اللہ دے محمد کو وسیلہ اور فضیلہ ...
اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فی	یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں وسیلہ تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو نبی رحمت ہیں یا محمد میں متوجہ ہوتا ہوں وسیلہ آپکے میرے رب کیطرف میری اس حاجت کے متعلق
وان اراد عونا فلیقل یا عباد اللہ	اور اگر مدد چاہے تو ....

استعینوا الخ	کسے یا عیاذ و نبی کی اعانت کرو۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو حصن حصین

یہ قابل نظر انداز ہو سکتی ہیں جو تکفیری پرچے شائع کرنے والے حضرات از راہ مہربانی خود وہ سواد اعظم کے برخلاف تحقیق تکفیر کا حکم لگانے سے پہلے آگے ہی مختلف دلائل کو وسیع النظری سے دیکھ لیں ورنہ اس کا وبال خود انہیں پر عود کرتا ہے۔

لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک (بخاری)	ایک دوسرے کو فسق اور کفر کی طرف منسوب نہ کرے وہ اسی پر عود کرتا ہے اگر اس کا ساتھی ایسا نہ ہو۔

شاہ عبد العزیز دہلوی نے تفسیر عزیزیہ میں لکھا ہے کہ

> بعض خواص اولیا را کہ آلہ جارحہ تکمیل و ارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند بعد موت ہم تصرف در دنیا دادہ اند و اویسیان تحصیل کمالات باطنی از انہا می نمایند و ارباب حاجات حل مشکلات خود از انہا می طلبند و می یابند

تفصیل کیلئے علامہ شیخ عابد سندی مدنی کا فتوی اور شیخ عبد الحق دہلوی کی شرح مشکوٰۃ شاہ ولی صاحب کی ہمعات ملاحظہ فرمائی جائے۔

صحبت صالحہ انسان مدنی الطبع واقع ہوا ہے۔ اسکی فطرت طبیعت میں اثر پذیری کا مادہ رکھا گیا ہے جسکی مصاحبت۔ تربیت ہوگی اسی رنگ میں وہ منجذب ہوگا۔ اسلئے شریعت مطہرہ میں نیک صحبت۔ تربیت کیلئے زیادہ زور دیا گیا ہے

حدیث	حوالہ	ترجمہ
لاتصاحب الا مومنا ولا یاکل طعامك الا تقی		مومن کی صحبت اختیار کر۔ اور متقی پرہیزگار کو تیرے کھانے میں شریک کر۔ (ترمذی، ابوداود، دارمی)
المرا علے دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل	[illegible]	آدمی اپنے دوست کے دین پر رہتا ہے تو دیکھنا چاہیئے کہ کس کو دوست بناتا ہے۔
ایاك وقرین السوء فانك به تعرف (جامع الصغیر)		برے ہمنشین سے دور رہ۔ تو اسی سے مشہور ہو جاے گا۔
الا انبئکم بخیارکم خیارکم الذین اذا راؤ ذکر الله	[illegible]	میں تمکو خبر دیتا ہوں کہ تم لوگوں میں بہتر کون ہے وہ شخص جسکے دیکھنے سی نعمت کرنیسے خدا یاد آئے
الوحدة خیر من جلیس السوء والجلیس الصالح خیر		برے لوگوں کی صحبت سے تنہائی بہتر ہے اور نیک ہمنشین کیلئے رہنے سے بہتر ہے۔

من الوحدة واملاء الخير خير من السكوت والسكوت خير من املاء الشر

اور املاء خیر سکوت سے بہتر ہے اور خاموشی املاء شر سے بہتر ہے (بیہقی)

خیار عباد الله الذین اذا رأوا ذکر الله - وشرار عباد الله المشاؤن بالنمیمة ، المفرقون بین الاحبة الباغون البراء العنت

بندگان خدا میں بہتر وہ ہیں جب کہ دیکھے جاتے ہیں تو خدا یاد آجائے (بوجہ ان کی صورت با سواد کے) بندگان خدا میں بدتر وہ ہیں جو چغلخوری کرنیوالے دوستوں میں جدائی ڈالنے والے بے گناہوں پر فسق و فجور کا الزام لگانے والے ہیں

اولاد امور کی ذمہ داریاں وغیرہ

من ولی من امر الناس شیئا ثم اغلق بابه دون المسلمین او المظلوم اوذی الحاجة اغلق الله دونه ابواب رحمته عند حاجته وفقره افقر ما یکون الیه .....

جو کوئی رعایا کے امور کا حاکم ہو پھر اپنا دروازہ مسلمانوں یا ستم رسیدہ لوگوں - یا حاجت مندوں پر بند کر دے تو اسکی بابت ہیں اللہ جل شانہ اپنے رحمت کے دروازے اس کی حاجت اور محتاجی کے وقت اس پر بند کر دے گا۔ (مشکوۃ)

تو ہم بر درے ہستی امیدوار

پس امید بر درنشینان برآر

حدیث	ترجمہ
لا یقضین حکم بین اثنین و هو غضبان ...... (بخاری مسلم)	حاکم اپنے غصہ کے وقت دو شخص کے درمیان فیصلہ نہ کرے -----
من جعل قاضیا بین الناس فقد ذبح بغیر سکین	جو شخص حاکم کیا جاتا لوگوں کے درمیان وہ (بوجہ ذمہ داری) بغیر چھری کے ذبح کیا گیا ہے (ترمذی ابن ماجہ ابوداؤد)
الظلم ظلمات یوم القیامۃ	ظلم و ستم بیدادی قیامت میں تاریکی ہے (بخاری مسلم)
القضاۃ ثلثۃ واحد فی الجنۃ واثنان فی النار فاما الذی فی الجنۃ فرجل عرف الحق فقضی به و رجل عرف الحق فجار فی الحکم فهو فی النار و رجل قضی للناس علی جهل فهو فی النار (ابن ماجہ ابوداود)	قاضی تین قسم کے ہیں، ایک قسم کے جنت میں دو قسم کے جہنم میں جائینگے، جنت میں وہ ہونگے جو حق کو پہچانے پھر اسکے موافق حکم جاری کرے، اور ایک حق کو پہچانے اور فیصلہ میں بے انصافی، حق تلفی کرے تو جہنم میں جائیگا اور ایک حاکم جہل اور بے علمی کی بنا پر کرتا ہے تو یہ جہنم میں جائے گا۔
من شفع لرجل شفاعة فاهدی	کسی نے سفارش کی پھر اسکے معاوضہ میں

عربی	اردو
هدية عليها فقبلها فقد اتى بابا عظيما من ابواب الربا۔	اسنے کچھ تحفہ ھدیہ لیا تو ربا کے دروازوں میں سے اسکے بڑے دروازہ میں داخل ہوا (منہ)
من استعملناه على عمل فرزقناه رزقا فما اخذ بعد ذالك فهو غلول ...... (ابوداؤد)	آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے کسی کو تحصیل کے لئے مامور کیا اور تنخواہ بھی مقرر کردی اسکے علاوہ پھر جو لیا جاوے گا وہ چوری میں داخل ہے
اخلاق ذمیمہ اور گناہ کبیرہ وغیرہ عن انس رضى الله عنه قال قلما خطبنا رسول الله صلے الله عليه واله وسلم الا قال لا ايمان لمن لا امانة له ولا دين لمن لا عهد له .... (شعب الایمان)	انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اکثر خطبوں میں فرماتے جس میں امانتداری نہیں اس کو ایمان نہیں اور جو اقرار عہد کا پابند نہیں اسکو دین نہیں ....
لعن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم الراشى والمرتشى	رشوت لینے اور دینے والے پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمایا (ابن ماجہ)
الراشى والمرتشى فى النار	رشوت کا لینے والا اور دینے والا جہنمی ہے۔ (طبرانی فی الصغیر)

لا يدخل الجنة لحم نبت من السحت وكل لحم نبت من السحت كانت النار اولى به (مشكوة)	حرام رشوت سے نشو ونما پایا ہوا جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور جو جسم حرام سے نمو پایا ہے وہ سزاوار آگ ہے۔
لا يدخل الجنة جسد غذي بالحرام (مشكوٰة)	حرام کے ذریعہ سے غذا پایا ہوا جسم جنت میں داخل نہ ہوگا۔۔۔۔
من اخذ من الارض شيئا بغير حقه خسف به يوم القيمة الى سبع ارضين (بخاری)	کسی نے غیر کی زمین سے ناحق کچھ غصب کر لیا تو قیامت کے روز وہ زمین کے ساتویں حصہ تک دھنسایا جائے گا۔
الكبائر الاشراك بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس وشهادة الزور ...... (بخاری ومسلم)	خداوند تعالی کے ساتھ شرک، ماں باپ کی نافرمانی۔ خون ناحق۔ جھوٹی گواہی گناہان کبیرہ سے ہیں۔
آية المنافق ثلث اذا حدث كذب۔ واذا وعد اخلف	منافق کے تین نشان ہیں۔ جھوٹ کہتا ہے خلاف ورزی وعدہ کرتا ہے

حدیث	ترجمہ
واذا اؤتمن خان	امانت مین خیانت کرتا ہے (مشکوۃ)
سباب المسلم فسوق وقتاله کفر	مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اسکو قتل کرنا کفر ہے
لا یدخل الجنة خب ولا بخیل ولا منان	جنت مین فریبی بخیل احسان جتانیوالے داخل نہین ہونگے
ایاکم والکذب فان الکذب مجانب للایمان (جامع الصغیر)	جھوٹ کہنے سے پرہیز کرو۔ جھوٹ ایمان کے دور کرنے والون سے ہے...
لیس منا من غش مسلما اوضره او ماکره (منه)	مسلمانون کو فریب دینے والا ضرر پہنچانے والا مکر کرنے والا ہمارے سے نہین ہے۔
لا یدخل الجنة قاطع (بخاری مسلم)	قطع رحمی کرنیوالا جنت مین داخل نہ ہوگا۔
ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب	حسد سے بچو حسد نیکیون کو کھاتا ہے جیسا کہ آگ لکڑیون کو کھاتی ہے (ابوداؤد)
لیس المومن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش والبذی	مومن لعن طعن کرنے والا فحش اور بدگو نہین ہوتا...... (ترمذی)......
لا یدخل الجنة قتات (نمام)	چغلخور جنت مین داخل نہ ہوگا (بخاری مسلم)

حدیث	ترجمہ
اذا رأيتم المداحين فاحثوا في وجوههم التراب	خوشامد گو کے منہ مین خاک ڈالو .... (مسلم) ....
مسکرات — حرم الله الخمر وكل مسكر حرام ... (جامع الصغير)	اللہ نے شراب (خانہ خراب) کو حرام کر دیا اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے ......
الخمر ام الخبائث فمن شربها لم تقبل صلاته اربعين يوما فان مات وهي في بطنه مات ميتة جاهلية . (کنز)	شراب تمام برائیون کی ماں ہے جس کے پینے سے چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی۔ اور جو کوئی مرجائے اور اسکے پیٹ مین شراب ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا
اجتنبوا كل مسكر ... طبرانی	ہر ایک نشہ والی چیز سے پرہیز کرو ......
كل مسكر حرام ... (بخاری)	ہر نشہ آور چیز حرام ہے -----

مسکرات کے نقصان ضرر کا تیرہ صدی کے بعد اب تعلیم یافتہ دنیا کو احساس ہو رہا ہے۔ عیسائیون مین عبادت (عشاء ربانی) مین اس کا کچھ استعمال جز مذہب ہے باوجود اسکے اس ام الخبائث کے روکنے از حد کوشش اور جد وجہد جاری

رکھے ہیں۔ امریکہ نے قطعاً اس کے بیع و شرا استعمال کو ممنوع قرار دیا ہے۔ افسوس ہے کہ یہاں سگرات کے دوکان زیادہ تر خیرات کے افراد سے ہی آباد ہیں۔ قوای جسمانی۔ روحانی۔ اعضاء رئیسہ کیلئے اس کا استعمال زہر ہلاہل ہے جس سے اسلامی نسل روز بروز کمزور مضمحل ہو رہی ہے۔

ہوا پرستی حجبت النار بالشهوات وحجبت الجنة بالمكاره	جہنم خواہشات نفسانی سے جنت مکارہ سے ڈھانپے ہوئی ہے۔ (بخاری)
لا يؤمن احدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به (مشکوۃ)	تم سے کوئی مومن کامل نہیں ہوتا جبتک اسکی خواہش جو میں لایا ہوں شریعت اسکے تابع ہو
اصلاح نفس وغیرہ من مات وهو برى من الكبر والغلول والدين دخل الجنة	جو مرا اور وہ تکبر۔ چوری۔ اور قرضہ سے پاک ہے تو داخل جنت ہوگا ...... (ترمذی ابن ماجہ)
نفس المومن معلقة بدينه حتى يقضى عنه ...... (مشکوۃ)	مسلمان کا نفس مرنیکے بعد بوجہ قرضہ معلق رہتا ہے تاآنکہ وہ اس سے ادا کیا جائے

اکثروا ذکر ھادم اللذات الموت ...... (نسائی)		موت جو فانی لذتوں کی منہدم کرنیوالی ہے بہت یاد کیا کرو ......
اذکروا محاسن موتاکم و کفوا عن مساویھم	ابوداؤد ترمذی	تمہارے مردہ لوگوں کی خوبیوں کا ذکر کرو۔ انکے عیوب بیان کرنیسے باز رہو۔
یبعث کل عبد علی ما مات علیه	مسلم	جس حالت مین بندہ مرتا ہے اسی حالتمین زندہ کیا جائیگا
یدخل الفقراء الجنة قبل الاغنیاء بخمسمائة عام نصف یوم		غریب لوگ اغنیاء سے پانسو سال نصف یوم آگے داخل جنت ہونگے (ترمذی)
منہیات شرعی | نہانا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان نشرب فی آنیة الفضة والذھب۔ و ان ناکل فیھا وعن لبس الحریر والدیباج وان نجلس علیه		چاندی سونیکے برتنون مین کھانے پینے۔ ریشمی کپڑونکے پہننے اور اسپر بیٹھنے سے آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم نے ہم کو منع فرمایا ہے ..... بخاری مسلم ....

پیٹر اعظم بادشاہ روس کے زمانہ سے وہان چاندی۔ سونیکے ظروف کا

استعمال تجارتی اقتصادی ترقی کے خیال سے قانوناً ممنوع قرار دیا گیا ہے

ریشمی کپڑوں کا استعمال مردوں کے لئے باعث خنوثت و انوثت ہے۔ اسلئے

شریعت اسلامیہ نے جنس ذکور پر اس کو حرام کر دیا۔

لاینظر اللہ یوم القیامۃ الیٰ من جر ازارہ بطراً۔ بخاری مسلم	جو کوئی اپنے پائجامہ کو غرور سے کھینچتا ہوا رکھے تو اللہ جل شانہٗ قیامت کے روز اسکی طرف نظر نہیں کرے گا۔
ما اسفل من الکعبین من الازار فی النار۔۔۔	ازار تہبند جو ٹخنے سے نیچے ہو دوزخ میں ہے۔۔۔۔ بخاری

نظام ملل غیر کے افراط۔ تفریط کے مقابلہ میں اسلام ایک معتدل مکمل معاشرتی تمدنی دستور العمل اپنے پیروؤں کے لئے مرتب کیا ہے۔ امعان نظر سے منکشف ہوگا کہ یہ ان کی بیراہی۔ فضول خرچی۔ تکبر وغیرہ سے محفوظ رکھنے کے لئے از حد سود مند ہے۔ راسخ فی الدین رہنے میں بڑی حد تک انسان بھٹکنے سے مامون و مصئون رہتا ہے۔ یہی حال مونچھوں کے فیاشن کا ہے۔ آجکل آدھے غائب آدھے حاضر مونچھ معیار تھذیب سمجھے جاتے ہیں۔

لعن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء و قال اخرجوھم من بیوتکم	آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مخنث نامردون اور مرد نما عورتون پر لعنت فرمائی ہے اور انکو گھرون سے نکالدینے کا حکم فرمایا (بخاری)
لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الرجل یلبس لبسة المرأة والمرأة تلبس لبسة الرجل ----------	آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عورتونکا لباس پھننے والے مرد - اور مردونکے لباس پھننے والی عورت پر لعنت فرمایا ---------- (ابوداود)

یورپین آزاد عورتون کے فیاشن کا خبط بعض مسلمان خواتین مین بھی پھیل رہا ہے - باریک بے ستر لباس کی قدر ہونے لگی ہے جس کی شرعاً ممانعت ہے اسماء رضی اللہ عنہا ایک بار باریک لباس پھنے تو حضور شریف صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے اسکے پھننے سے انکو منع فرمایا ------- (ابوداود)

تشبہ بالاقوام	من تشبہ بقوم	جو شخص کسی قوم کی مشابہت لیا

پس وہ اُسی قوم سے ہے ۔ ۔ ۔	فھو منھم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ رواہ احمد و ابوداؤد

اسرار حدیث کے مفہوم کے لئے قلب سلیم ۔ وسعت نظری ضروری ہے سطحی دماغ اسکو اپنے مذاق کے برخلاف پاتے ہیں تو جسارت ۔ انکار کر بیٹھتے ہیں ۔ ترقی یافتہ ۔ فاتح اقوام میں ہماری قومی ہستی ۔ جذب مدغم ہو جانے اور نقال ۔ اندھے مقلد نہ کہلانے کیلئے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پیروؤں کو یہ پرحکمت ہدایت فرمائی ہے ۔ تا مذہبی روح ۔ ملی احساس قومیت اہل اسلام میں برقرار رہے ۔ اور وہ ایک زندہ قوم بنیں ورنہ آدھے تیتر آدھے بٹیر ۵

او دست نداد و راہ رفتار ندست	زاغی روش کبک دری می آموخت
لعنت کیا ہے اللہ سود خوار پر اور اس کے کھلانیوالے پر اور اسکے گواہ اور کاتب پر (ابوداؤد ترمذی)	رباخواری: لعن اللہ اٰکل الربا وموکلہ وشاھدہ وکاتبہ

جاہ ۔ لالچی ۔ سنگدل ۔ سود خواروں کا وجود نسل انسانی کیلئے وحشی درندوں سے زیادہ ضرر رساں ۔ نقصان دہ ۔ اور ہلاکت ہے ۔ درندوں کے حملے سے فوری

ہلاکت واقع ہوجاتی ہے۔ لیکن سود خوارون کے مسلسل خون چوستے رہنے
سے مدیون تباہ و برباد۔ زندہ درگور ہوکر تلخی سے زندگی بسر کرتا ہے مبارک
ہین وہ افراد جوان کے خونی فولادی پنجے سے ملک کو نجات دینے جد و
جہد کرتے ہین۔ سبکے آگے ہندوستان مین ان انسان نما خونخوارون کے
برخلاف مولوی غلام الثقلین بی۔ اے۔ بی۔ ایل مرحوم۔ پھر مولانا ابوالکلام
آزاد نے آواز بلند کی لیکن جبتک خود ہم۔ مسرف۔ مبذر۔ بنے رہینگے اصلاح
تمدن۔ احکام شریعت سے بے پروا۔ غافل رہینگے تو سود خوارون کی غلامی سے
رہائی کی توقع محال ہے۔

تصاویر فوٹو — اشد الناس عذابا عند الله المصورون	اللہ تعالی کے پاس زیادہ عذاب تصویر بنانے والون کو ہوگا (بخاری مسلم)
عن ابن عباس رض قال سمعت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم یقول کل المصور فی النار	ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے تصویر بنانے والا جہنمی ہے۔ ابن

	ترجمہ	
يجعل له بكل صورة صورها نفسا فيعذبه في جهنم قال ابن عباس فان كنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا روح فيه		ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ تصویر بنانیوالا جہنمی ہے ابن عباس کہتے ہیں اگر تصویر بنائی جائے تو درختوں اور غیر ذی روح کی بنائی جائے۔
لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا تصاوير ... بخاری مسلم ...		جس مکان میں کتا اور تصاویر ہوں فرشتگان رحمت داخل نہیں ہوتے ......

یوروپ وغیرہ کے حیا سوز۔ مخرب اخلاق فحش فوٹوز۔ اور جاپانی رنگین دستیوں کے شرمناک تصاویر۔ جدید مذاق میں "نیچرل بیوٹی" کا مرادف سمجھا جاوے۔ لیکن سلیم الفطرت طبائع انکو قبائح۔ خبائث۔۔ روحانی آلہ فرنگ قومی ادبار اور یوروپ کے زوال کا پیش خیمہ تصور کرتے ہیں بعض افراد اپنی خوابگاہوں میں اہمیت کیساتھ ہیجان پیدا کرنیکے ارادہ سے۔ اور بعض جاہلانہ تعویذین قوت متخیلہ پر اثر ڈالنے کے خبط سے لعنتی تصاویر۔ فوٹوز آویزاں کرتے ہیں جسکے بالکلیہ انسداد کا اسلام میں حکم کیا گیا ہے۔ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے دولت سرا کے پردہ پر تصویر بننے۔ اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے تکیہ پر تصویر نظر آنیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

واپس تشریف لیجانا پھر انکے دور کر دیئے جانیکے بعد تشریف فرما ہونا (مظاہر حق جلد ۲-
صفحہ ۲۱۲) اور فتح مکہ کے روز مدینہ علم و حکمت راز دار فطرت کے حکم سے باب ولایت
کرامت کا سطح کعبہ کی سے بتون کا ازالہ - اور حضرت سید الابرار خلیفہ ثانی کا اندرون کعبہ کے
حضرت ابراہیم خلیل کی تصاویر کا محو کر دینا - تصویر بت پرستی ، کے بیخکنی کا سبق ہے
(مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۳۰۵) اہل شریعت واہل طریقت کے پاس اس سے بڑھکر کوئی حجت شرعی تصویر کے عدم جواز پر نہیں ہو سکتی -

عن علی رضی اللّٰہ عنہ قال لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ و لا کلب و لا جنب	سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس گھر میں تصویر - کتا - جنبی ہو فرشتے داخل نہیں ہوتے -

اسی اسوہ حسنہ کی اتباع میں اکابرین صوفیہ و مشائخین عظام علماء کرام - تصاویر کی
حرمت پر متفق رہے ہیں - کوئی اسکے جواز پر مائل نہیں ہوا - بلکہ اہل باطن و کشف نے تو
اپنے نور عرفان سے ان بتونکے ظلمات دیکھے ہیں (مکاتیب شریف مکتوب ششم صفحہ ۴۹)
نور دینی مذاق کے معبود الہ ھو الا کی پرستش کیلئے حکم استقامت فی الشریعت و
الطریقت چھوڑ دیکر مرتع ہوائی (دیدہ کاک) یعنے اور تنسیخ شریعت چہ بات کرنیکی

ضرورت نہین جنکو کچھ مذہبی علم کا اور طبیعت مین دینی مذاق ہے وہ جانتے ہین لفظ تصویر علم ہی خواہ کسی
مادی ہو- قلم سے کھینچی جائے یا کسی آلہ سے ہر دو شامل ہے- شراب ہاتھ سے کھینچی جاسے یا
مشین سے کشید ہو ہر دو کا ایک ہی حکم ہے ہمکو احکام شرعیہ مین یورپین تلون تخیلات کے پرستش کی ضرورت نہین

ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا (الآیہ)	جو پیغمبر تم کو دین وہ لیلو اور جس چیز سے تم کو منع کرے اس سے دست کش رہو (پارہ ۲۸ - سورہ ۵۹)

تصاویر- فوٹوز کے کچھ تمدنی فواید سے اسکے قبایح زیادہ ہین-

اثمہما اکبر من نفعہما	انکے فایدہ سے انکا گناہ (اور نقصان) بڑھکر ہے-

ترقی یافتہ یوروپ نے آج تیرا صدی کے بعد مسکرات کے مادی ضرر اور نقصانات کا
کچھ کچھ احساس پیدا کیا ہے ممانعت تصاویر کے روحانی فلسفہ کا اسکے موجودہ مذہبی
روحانی پستی دو جمعیت لامذہبیت مین وجدانی ادراک محالات سے ہے- مذاق
جدید کے اصلاح کے بجاے اسی سے تطابق پیدا کرنے- اسی مین منجذب ہونیکے
احکام مذہب کی ہی قطع و برید سخت اخلاقی کمزوری- دل و دماغ کی پستی اور حرمانی
ہے شیخ ندوہ واقف ہین- غازیان اسلام کا ایام حرب مین مجوس کے منقش

قصر شاہی مین شمانہ کا ادا کرنا جواز تصویر پر حجت شرعی نہین ہو سکتی۔ مورخ کے بیان

اور مجاہدین اسلام کے نماز پڑھنے سے نمازیون کا مصور او سنگتراش ہونا ثابت نہین ہوتا

اور نہ حجت قبلے مین تصاویر کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے۔ اگر موجودگی تسلیم بھی کی جاے تو

وہ عند الفقہا صرف امر مکروہ ہے مسئلہ ما نحن فیہ سے اس کا کچھ تعلق نہین

قیاس مع الفارق ہے۔ یہ استدلال کہ موجودہ ترقی یافتہ زمانہ مین خوف

تصویر پرستی نہین۔ قابل قبول نہین کیونکہ بعض راسخ الاعتقاد طبائع اسوقت بھی

اپنے پیر کے فوٹوز۔ تصاویر۔ کو نظر تقدس سے دیکھتے درشن کرتے ہین۔ بعض تو

کلام مجید کیساتھ اسکو رکھتے ہین ؎

خلاف پیمبر کسی رہ گزید	کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

کیا ہمارے وہ رہبر طریقت (نو مسلم راجپوتونکے اصلاح کے ساتھ) اپنے مریدون کی

فوٹو پرستی کے انسداد پر توجہ نہین کرینگے۔ تا وہ مرشد حقیقی کے سچے جانشین متصور ہون

اصلاح نمبر ۱۱ | قرن اولی کی شادی۔ بیاہ بالکلیہ تکلفات اور اسراف سے پاک تھے

اہل بیت اطہار۔ ازواج مطہرات کے بیاہ کی سادگی مسلمانون کیلئے سبق آموز اور

باعث صلاح دارین وفلاح کونین ہے

اولم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی بعض نسائہ بمدین من شعیر ...... (بخاری)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بعض بیبیوں کے نکاح میں ولیمہ دو مد جو پر فرمایا۔ ....
خیر النکاح ایسرہ ۔ (جامع صغیر) خیرھن ایسرھن صداقا	اچھی بیاہ وہ ہے جس میں سہولت ہو عورتوں میں بہتر وہ ہے جس کی ادائی مہر میں آسانی ہو (طبرانی)

مسرفانہ رسومات، تکلفات اور زیر باری اخراجات کی وجہ سے جوان لڑکیوں کی شادی بیاہ کیلئے غیر معمولی توقف۔ تاخیر کرنی پڑتی ہے۔ جو شرعاً وعرفاً ناجائز ہے۔ دولہ والوں کی طرف سے بھاری جہیز وغیرہ کا مطالبہ پست ہمتی ۔ نگونساری کی علامت ہے اکثر کو نام ونمود کے لئے اپنے املاک منقولہ وغیر منقولہ سود خوار وں کے سپرد کر دینا پڑتا ہے دستور العمل شریعت کا ترک کر دینا گویا ہر قسم کے بلیات مصائب میں گھرنا ہے۔ دینی پابندی پرہیزگاری ۔ بمنزلہ مضبوط قلعہ کے ہے جس سے بڑی حد تک ہم بربادی سے محفوظ ہو سکتے ہیں۔ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔

لا یعقل الحصن من الورع ...	پرہیزگاری سے بڑھکر کوئی مضبوط قلعہ نہیں ہے (از حسن بصری)

موجودہ زریں دور عثمانی اصلاح تمدن بہبودی ملک وملت کے لئے باعث خیر و برکت ۔ رحمت و رافت ہے الحمد للہ بہت سے نقصان رسان بربادی بخش رسومات کی بیخکنی کردی گئی ہے ۔ ہ

رسوم داد و دین بنیاد کردہ	براد و دین جہان آباد کردہ

باب در عبادت وغیرہ

تبر زسنگ کلوخیست ہر کہ زد خالیست
کلوخ و سنگ چو ذکر اونہ بگفتار ست

جو خدا تعالی کو بھول جاتے ہیں خدا انکو بھول جاتا ہے ۔ اس سے بڑھکر کوئی بدقسمتی نہیں ہو سکتی ۔

نسوا اللہ فنسیھم الآیۃ -	ان لوگوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اسکا بدلہ یہ ملا کہ اللہ نے بھی انکو بھلا دیا
وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون .... الآیۃ	اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو اسی غرض سے پیدا کیا ہے کہ ہماری عبادت کریں ......

جن و انس کی مقصد زندگی عبادت الہی ہے اس کو ترک کردینا خدا کو بھول جانا ہے

اس باب میں عبادت الٰہی پر کچھ لکھا جاتا ہے۔

بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ و رسولہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان	اسلام کے پانچ بنا ہیں، کلمۂ شہادت۔ نماز زکوٰۃ اور روزہ حج .... (بخاری ومسلم)
افضل الذکر لا الہ الا اللہ وافضل الدعاء الحمد للہ	بہترین ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور بہترین دعا الحمد للہ ہے .... (ترمذی)
من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ	جس نے اللہ کیلئے مسجد بنایا تو اللہ اسکے لئے جنت میں گھر بناتا ہے .... (بخاری ومسلم)
مفتاح الجنۃ الصلوٰۃ ومفتاح الصلوٰۃ الطہور	نماز جنت کی کونجی ہے۔ اور نماز کی کونجی جنت ہے (مشکوٰۃ)
الصلوٰۃ نور المومن	نماز مومن کا نور ہے (جامع الصغیر)
تفضل الصلوٰۃ التی لیستاک لھا	جس نماز کے لئے مسواک کی جاتی ہے

على الصلوة التى لا يستاك لها سبعين ضعفا ۔	وہ ستر درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے اس نماز پر جس میں مسواک نہ کی جائے۔
الوقت الاول من الصلوة رضوان الله والوقت الآخر عفو الله	نماز اول وقت میں ادا کرنا اللہ کی خوشنودی کا باعث ہے آخر وقت میں عفو کا موجب ہے (ترمذی)
عليكم بقيام الليل فانه داب الصلحين قبلكم وهو قربة لكم الى ربكم ومكفرة للسيات ومنهاة عن الاثم (ترمذی)	لازم کرو قیام لیل وہ تمہارے اگلے صلحاء کا طریقہ ہے اور تمہارے لئے قربت الٰہی کا ذریعہ ہے اور کفارہ گناہان اور برائیوں سے باز رکھنے والا
صلوة الجماعة تفضل صلوة الفذ بسبع وعشرين درجة	جماعت سے نماز پڑھنا ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے تنہا نماز پڑھنے سے (بخاری ومسلم)
من صلى العشاء فى جماعة فكانما قام نصف الليل ومن صلى الصبح فى جماعة فكانما صلى الليل كله (مسلم)	جس نے جماعت سے نماز عشاء پڑھی گویا نصف شب قیام کیا۔ اور جو نماز صبح جماعت سے پڑھی تو گویا پوری رات (ملتی ثواب کے) نماز میں گزارا
قال النبى صلى الله عليه وآله وسلم	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیام لیل

متن	ترجمہ
حتى تورمت قدماه فقيل له لم تصنع هذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال افلا اكون عبدا شكورا ...... (بخاری ومسلم)	فرماتے تھے تو آپکے قدم مبارک سوج گئے تھے آپ سے عرض کیا گیا کسلئے یہ مشقت فرمائی جاتی ہے، آپکے تقدم وتاخر گناہ (گو آپ معصوم تھے بطور فضیلت واعزاز یہ وارد ہوا ہے) معاف کئے گئے ۔ تو آپنے فرمایا کیا میں شکر گذار بندہ نہوں
ان رجلا قال يا رسول الله ان شرائع الاسلام قد كثرت علي فاخبرني بشئ اتشبث به قال لا يزال لسانك رطبا من ذكر الله ... ----------	ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ شرائع اسلام مجھ پر بہت ہوگئے ہیں ایسی چیز مجھے ارشاد فرمائیے جس کو میں مضبوط پکڑ لوں آپ نے فرمایا ہمیشہ تیری زبان اللہ کے ذکر میں تر رہے ------- (ابن ماجہ)
من قال سبحان الله وبحمده في يوم مائة مرة حطت خطاياه وان كانت مثل زبد البحر	جسنے ہر روز سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ کہا تو اسکے گناہ اگرچہ سمندر کے کف برابر ہوں محو کئے جاتے ہیں (بخاری ومسلم)

عربی	اردو
قال رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم لان اقول سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر احب الی مما طلعت علیه الشمس	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں کہوں سبحان اللہ والحمد للہ ۔ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو میرے پاس یہ اس چیز سے زیادہ محبوب ہے کہ اسپر آفتاب طلوع کیا ہو۔
کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم	دو کلمہ ہین۔ زبان پر خفیف ۔ میزان اعمال مین گران ۔ اللہ کے پاس محبوب سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم (بخاری ۔ مسلم)
فضیلت درود شریف قال رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم من صلی علی صلوٰة واحدة صلے الله علیه عشر صلوات وحطت عنه عشر خطیات ورفعت له عشر درجات ----	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے ایکبار مجھ پر درود پڑہا تو اللہ اسپر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے اور اسکے دس گناہ معاف دس درجہ بلند کیے جاتے ہین۔ .... (نسائی)
احکام میت وغیرہ تحفة المومن الموت	مومن کا تحفہ موت ہے (شعب الایمان)

مسلمانوں میں جب تک یہ جذبہ تھا دنیا کے فاتح تھے اور مجسم اخلاق حسنہ رہے۔ جب حیات زندگی محبوب ہو گئی تو اقوام عالم اور ملل غیر کی نظروں میں حقیر ذلیل کمزور ہو گئے۔ روح اتفاق انکے زائل ہو گیا۔

یتبع المیت ثلاثة فیرجع اثنان ویبقی معه واحد یتبعه اهله وماله وعمله فیرجع اهله وماله ویبقی عمله	تین چیز میت کے تابع ہوتے ہیں پھر دو واپس ہو جاتے ہیں۔ اور ایک اس کے ساتھ رہ جاتا ہے۔ اہل۔ مال۔ عمل۔ اسکے اہل و مال واپس آجاتے ہیں اور اسکا عمل اسکے ساتھ رہ جاتا ہے (بخاری مسلم)
کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها فانها تزهد فی الدنیا وتذکر الاخرة (ابن ماجه)	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تمکو قبور کی زیارت سے منع کیا تھا پس تم اُس کی زیارت کرو وہ دنیا میں زہد اور آخرت کی یاد کا موجب ہے۔
من زار قبر ابویه او احدهما فی کل جمعة غفر له وکتب برا۔ مشکوۃ	جو کوئی اپنے ماں باپ یا ان سے کسی ایک کی زیارت ہر جمعہ میں کیا کرے تو وہ شخص مغفرت کیا جاتا ہے اور نیک لوگوں میں لکھا جاتا ہے
عن عائشة رضی اللہ تعالی عنہا	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے

عن عائشة رضي الله عنها

قالت كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كلما كان ليلتها من رسول الله صلعم يخرج من آخر الليل الى البقيع فيقول السلام عليكم دار قوم مومنين واتاكم ما توعدون غدا ... وانا ان شاء الله بكم لاحقون

روایت ہے کہ جس شب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے ہاں رہتے تو شب کے اخیر حصہ میں بقیع کے قبرستان کو تشریف فرما ہوتے اور یہ کہتے السلام علیکم دار قوم مومنین الخ (مسلم)

كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يزور الشهداء باحد في كل حول واذا بلغ الشعب رفع صوته فيقول سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار ثم ابوبكر رضي الله عنه كل حول يفعل مثل ذالك ثم عمر بن الخطاب ثم عثمان رضي الله عنهما

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال شہدائے احد کی زیارت کو تشریف لیجاتے اور جب قبروں کے پاس پہونچتے تو بلند آواز سے فرماتے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ (بیہقی وحسن النوسل لابن حجر مکی)

ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان ياتي قبور الشهداء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال شہدائے احد کے قبرستان میں تشریف لیجاتے

ناجل علی راس کل حول فیقول	اور فرماتے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبےٰ
سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار	الدار (درمنثور - وفا رالوفا السمہودی)

اس حدیث کی سند میں محدثین کو اختلاف ہے بعض صحت کے قائل ہیں بعض ضعف کے آجکل اعراس میں بجاے ایصال ثواب کے بعض ایسے امور رسومات مروج ہو گئے ہیں جن کی حرمت متفق علیہ ہے۔ اعلیٰ حضرت ظل سبحانی سلطان دکن خلد اللہ ملکہ و وسع سلطنتہ و عز نصرہ کے آثر جلیلہ سے ہے کہ بہت سے بدعات و محارم کی بیخ کنی کی گئی۔ اور توجہ شاہی اصلاح کیطرف مبذول ہے۔ اعراس سے منکرات کی گرم بازاری۔ قماربازی کا قلع قمع بہت ضروری ہے حکام عالی مقام اور مشایخین ذوی الاحترام اور علماء کرام کی اسکے ازالہ کی طرف جد و جہد درکار ہے۔

نکتہ یوروپ میں امرا۔ فقرا۔ سرمایہ داران۔ کاریگران میں سخت رقابت۔ کشمکش جاری ہے۔ تنازع لبقا کیلئے سوشیالسٹ۔ نہلسٹ۔ بالشویکس حکمران اور متمول طبقہ کے فنا کرنیکے درپے ہیں۔ اسلام کا مسئلہ زکوۃ ایسا ہے جس سے اعلیٰ اور ادنیٰ

طبقہ۔ مربوط متحد۔ ایک دوسرے کا ہمدرد۔ مونس رہتا ہے۔ بیاشتہ دل انسانی ہمدردی کے خیال سے بھی زکوٰۃ اعلیٰ ترین ثواب کی چیز ہے۔ اس کو رکن اسلام قرار دیا گیا ہے۔ اسکے تارک کی شریعت میں سخت وعید واقع ہوئی ہے

اذا منعت الصدقۃ ھلکت الاموال

جب زکوٰۃ موقوف کیجاتی ہے تو مالی نقصان ہوجاتا ہے

ما منع قوم زکوٰۃ اموالھم الا منع اللہ منھم قطر السماء

زکوٰۃ نہ دی جاے تو اللہ تعالیٰ بارش کو روکدیتا ہے

اے زکات کیمیات رایا سان
ابر برناید پئے منع زکات

وے صلاتت ہم زکاتت راشیان
وز زنا افتد وبا اندر جہات

ما نقص مال من الصدقات قط
تا بگفتہ مصطفیٰ شاہ نجاح

انما الخیرات نعم المرتبط
السماح یا اولی النعما رباح

(روزہ) روزہ فرائض اسلام سے ایک اہم رکن ہے۔ ترقی روحانیت اجر آخرت کے علاوہ جفاکشی صحت جسمانی ضبط نفس کا موجب ہے علاوہ بریں متمول فاقہ کش طبقہ کے حالت کا اندازہ کرسکتا ہے الصوم جنۃ (ن) روزہ سپر ہے

عربی		اردو
الصوم جنة من عذاب الله		روزہ عذاب الٰہی سے بچانیکی سپر ہے۔
من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام لیلة القدر ایمانا واحتسابا	[illegible]	جس نے رمضان کا روزہ (حق ہونیکی) تصدیق اور اخلاص سے رکھا۔ اور جو کوئی قیام رمضان کیا اور جو شخص شب بیداری کی تو اسکے ما تقدم گناہ معاف کیئے جاتے ہیں۔ (بخاری مسلم)

حج شعار اسلام ہے۔ ضروریات دین سے ہے۔ یہ سعادت اکثر جز معاش طبقہ کو نصیب ہوتی ہے۔ اعلیٰ طبقہ بہت ہی کم اس سے مشرف ہوتا ہے۔

عربی		اردو
من حج لله فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدته امه ..... (بخاری مسلم)		جس نے اللہ کیلئے حج کیا فحش اور فسق سے باز رہا تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائیگا جیسے اس روز تھا جس روز ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔
من حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیوتی ..... (مشکوٰۃ)		جس نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت میری موت کے بعد کی تو ہوگا اس شخص کے مانند جو میری حیات میں ملاقات کی۔

حج کیلئے جہات اربعہ کے مسلمان جمع ہوتے ہیں۔ مصالح ملی کیلئے یہ ایک عظیم الشان دینی کانفرنس ہے۔ عالم اسلامی کو اس استفادہ کی کبھی توفیق نہیں ہوئی [illegible]

منافقانہ اسلام لایا۔ جزیرۃ العرب کے مختلف قبائل اور اقطار مین مدت مدید بود و باش
رکھی۔ سیاسی سبق حاصل کرکے پھر اپنے وطن مرتدانہ واپس ہوا۔ دماغ پاشی اور صرفہ کثیر کرکے
کتاب فیوچر آف اسلام مرتب کی جس مین اسلامی سیاسی۔ طاقت۔ مذہبی اقتدار کے
فنا کرنیکے تدابیر۔ تجاویز بتلائے گئے۔ ہنٹر اور بلنیٹ کے اصول اور ہدایات عرصہ دراز سے
بعض زندہ مذہبی اقوام کے دستور العمل بنے رہے اور عملی کام جاری رہا۔ حج کے موقع مین
منا عرفات مین انکے نائب کے عظیم الشان کیامپ قائم کئے جاتے تھے۔ سادہ لوح
سرداران عرب۔ زرپرست شیوخ قبایل کی ضیافتین ہوتے کثیر انعام واکرام تقسیم کئے
جاتے تھے۔ دول انگلیشہ شیر ببر کیلیئے موش کوہی کا تدارک۔ اور دول فرنگ موخیم
کیلیئے فیل کوہی کا سامان کیا کرتے ہین۔ اسلامی اولات امور کے سادہ لوحی یغفلت
کہالت۔ بے پروائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ قلب اسلام۔ بلاد مقدسہ فردوسے حلق اغیار ہوگیا
تو آخر حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی وصیت۔ حفاظت بلاد
مقدسہ کا جذبہ۔ احساس۔ عالم اسلامی مین پیدا ہوگیا۔ اب قریشی۔ ترکی امامت کا
مسئلہ نہین ہے بلکہ اسلام اور صلیب کے خلافت کا سوال ہے۔ الحمد للہ مسلمانون کے

زندہ دلی - استقلال - جدوجہد کی وجہ سے - اغیار کے معدہ میں سوءِ ہضمی کی کیفیت پیدا ہو کر ہے پیچ ہے سہ ۵

پشہ چو پر شد بزند پیل را ۔ با ہمہ تندی و صلابت کہ اوست
مورچگان را چو بود اتفاق ۔ شیر ژیان را بدرانند پوست

حرمین شریفین کی موقوفہ جاگیر | نواب محمد علیخان والاجاہ فرماں روائے کرناٹک (مدراس) غریب حجاج کی امداد اور اکابرین حجاز کے وظائف کیلئے اپنی ریاست کا اہم تجارتی بندر پورٹونو وقف کر دیا تھا (تزک الاجاہی) انگریزی گورنمنٹ خلاف معاہدہ و اقرار ضبط کر لی بقول مسٹر امیر علی ہندوستان کے غصب شدہ اسلامی اوقاف واگذاشت کر دیئے جائیں تو مسلمانوں کا افلاس دفع ہو جائیگا - ہماری رائے میں شریف مکہ اپنی سرپرست و حامی - مربی عیسائی گورنمنٹ سے درخواست کریں تو شاید موقوفہ جاگیر پورٹونو (حال ضلع کڈلور صوبہ مدراس) مصارف حرمین الشریفین کیلئے واپس کر دیا جائیگا جیسکہ اسلامی ترکی - مصر کے صدقات ملک الحجاز پر بند کر لئے گئے ہیں تو اب فیاض بے تعصب - قدرشناس عیسائی گورنمنٹ کے دروازہ کو کھٹکھٹانا چاہیئے شاید مولانا شریف کی قسمت سے کھل جائے ۔

حصہ دوم خودمختاری دولت آصفیہ

یہ ایک وسیع تاریخی مضمون ہے اس مختصر رسالہ مین اسکی گنجایش نہین بطور اختصار کچھ لکھا جاتا ہے
اورنگ زیب کے انتقال کے بعد مسلسل خانہ جنگی۔ ارکین سلطنت کی رقابت اور حکام کے
باہمی رشک و حسد۔ درباری سازشون کی وجہ سے سلطنت مغلیہ کمزور ہوتی گئی۔
(برخلاف اسکے انگریز افسر اپنے سلطنتی مفاد مصالح ملی مین متحد الغرض نظر آئینگے یہ حکام اپنی
دولت کے استحکام مین وحید نصب العین مفید مطمح نظر رکھتے ہین یہ روح مسلمان حکام مین
تاحال مفقود ہے ہم ظاہر پرستی نمایش کے شگفتہ ہوتے ہین) مغلیہ سلطنت کی تنظیم
شیرازہ جمعیت کو حملہ نادری نے اور پراگندہ کردیا جسکے اثر بد سے دکن بھی محفوظ
رہا۔ مرہٹون کے حوصلے بہت بلند ہو گئے۔ دکن کی طوائف الملوکی۔ بدانتظامی
تباہی کی اصلاح اور صوبہ کرناٹک (مدراس) کے مغلیہ مقبوضات جسکو مغل جنرلون
شہزادہ کام بخش۔ ذوالفقار خان۔ داؤد خان وغیرہ نے نہایت جانفشانی سے
نوسال مین دوبارہ فتح کئے تھے معرض خطر مین تھے۔

بادشاہ دہلی کی نظر مین گروہ امراسے تجربہ کاری اعلیٰ سیاسی انتظامی اور فوجی

قابلیت میں نواب آصفجاہ بہادر اپنی نظیر آپ تھے۔ لہٰذا مسلمانوں کے سیاسی تفوق قومی ہستی کے برقرار رکھنے دکن کی حفاظت۔ اور مدافعت کیلئے یہ منتخب اور مامور کئے گئے سنہ ۱۷۲۳ء میں صوبہ دار بیجاپور پھر اسکے بعد یہ دائمی صوبہ دار دکن مقرر ہوئے۔ دہلی کے شاہی فرمانات۔ نوعیت اموری سے صاف ظاہر ہے کہ یہ دکن کے مستقل اور خود مختار صوبہ دار بنائے گئے۔

سلطنت مغلیہ اور ملت اسلامیہ کے توقعات کو انہوں نے اعلیٰ تدبیر جفاکشی و مستعدی کیساتھ پورا کیا۔ قومی سلطنتی۔ وطنی فرائض کو باحسن وجوہ سر انجام دیا۔ اغیار کے دستبرد۔ دسایس سے ملک کو محفوظ و مصئون رکھا۔ کھوئے ہوئے مقبوضات کا استرداد کیا۔ دائرہ حکومت۔ رسوخ کی شمال اور شمالی مغرب اور مشرق و جنوب میں از حد توسیع کی۔ ان کی زبردست شخصیت۔ اعلیٰ انتظامی قابلیت۔ وسیع تجربہ بے نظیر شجاعت۔ فوج کی باقاعدگی۔ کثرت کو دیکھ کر۔ مرہٹے۔ فرانسیسی انگریز خواہاں اتحاد و اتفاق تھے اور بذریعہ سفارت نیابت اسکے لئے کوشاں ہوتے۔

نواب آصفجاہ مشاغل حکمرانی کیساتھ علمی مشغلہ بھی رکھتے۔ علماء فضلاء سے عربی مین، ایرانیون سے فارسی مین گفتگو کرتے تھے آپ کی علمی یادگار اورنگ آباد کا دار العلوم آصفیہ ہے بیحد فیاض منکسر المزاج۔ علم دوست۔ قوم پرست۔ وسیع المعلومات متقی فرمانروا تھے حرمین الشریفین کی خدمت۔ حجاج کی امداد۔ دستگیری۔ انکے وقت سے شروع ہوئی۔ الحمد للہ اب تک باقاعدہ اور ترقی کیساتھ جاری ہے۔ سنہ ۱۱۶۱ ہجری مطابق سنہ ۱۷۴۸ عیسوی میں انکا انتقال ہوا روضہ (خلد آباد) مین مدفون ہین۔

آپکے عہد مین سرزمین دکن کو خاص رونق حاصل تھی۔ آپ کا آستانہ عالی اہل کمال کا ملجا و ماویٰ رہا۔ ممالک محروسہ مین امن۔ اعلیٰ ضبط۔ نسق۔ شایستہ انتظام باقاعدہ استحکام کیا گیا۔ زبردست فوجی قوت۔ فراہم کر رکھی تھی

آپکے بعد سنہ ۱۱۶۱ ہجری سے سنہ ۱۱۶۴ ہجری تک ناصر جنگ شہید

سنہ ۱۱۶۴ ہجری سے سنہ ۱۱۷۵ ہجری تک صلابت جنگ

سنہ ۱۱۷۵ ہجری سے سنہ ۱۲۱۸ ہجری تک حضور نظام علیخان آصفجاہ ثانی

سنہ ۱۲۱۸ ہجری سے سنہ ۱۲۴۴ تک سکندر جاہ

سنہ ۱۲۴۳ ہجری سے سنہ ۱۲۷۳ ہجری تک نواب ناصر الدولہ بہادر

سنہ ۱۲۷۳ ہجری سے سنہ ۱۲۸۵ تک نواب افضل الدولہ بہادر

سنہ ۱۲۸۵ ہجری سے سنہ ۱۳۲۹ ہجری تک نواب میر محبوب علیخان بہادر جلوہ آرائے تخت آصفی رہے۔ بوجہ آپکی صغیر سنی کے سنہ ۱۳۰۱ ہجری تک نائب السلطنت کے ذریعہ ریاستی کام سرانجام پاتے رہے۔

اعلیٰ حضرت جلالت مآب نواب میر عثمان علیخان بہادر دکن شاہ خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ

سنہ ۱۳۲۹ ہجری میں آپ زیب دہ تاج و زینت بخش تخت ہوئے بلند ہمتی۔ اولوالعزمی مستقل مزاجی۔ فیاضی ہمدردی دگی۔ دین پروری۔ عالم اسلامی کی سرپرستی۔ عدل گستری حلم و بردباری۔ حفاکشی آپکا ممتاز خصوصیہ اعلیٰ ملکی اصلاحات ترقیات کیلئے یہ زرین دور عثمانی اپنی نظیر آپ ہے ع آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اللہ جل شانہ اس بادشاہ رعیت پرور کرم گستر کے عمر و اقبال اور جاہ و جلال میں ترقی۔ احیاء ملت۔ اتباع شریعت کی توفیق رفیق کرے آمین ہ

سال و فال و مال و حال و اصل و نسل و بخت و تخت
بادت اندر ہر دو گیتی برقرار و بر دوام ؞؞

سال خرم فال نیک ثان افرحال خوش ⁂ ہست این نسل ثانی تخت عالی بخت رام ⁂

معاہدات وغیرہ

ایسٹ انڈیا کمپنی کی گورنمنٹ اور دولت آصفیہ کے مابین اتحاد۔ رفاقت وغیرہ کے جو
معاہدات ہوئے ہیں انکے دیکھنے سے ظاہر ہیکہ وہ مساوات۔ اور خود مختاری کے حامل ہیں۔ باوجود اسکے سیاسی
تجارتی معاہدات سے ملک کا عام جمود جیسی حاصل شدہ حقوق سے بھی کم متمتع اٹھاسکا۔

فرمانروایان دولت آصفیہ کی یہ اعلیٰ دانشمندی تھی کہ زمانہ کے سیلاب عظیم کی مزاحمت کے عوض
اسی رو کیساتھ اپنا خاص جادہ اختیار کرلیا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کی گورنمنٹ سے دوستانہ مخلصانہ تعلقات
قایم و برقرار رکھے اور اپنے سلطنتی استحکام حقوق ریاست کی حفاظت صیانت تنظیم فوجی مالی
ملکی اصلاحات ترقی سے بھی غافل نہ رہے جنکا مطمح نظر انصاف رعیت پروری فیاضی تھی۔ کیونکہ
مستعد اور مضبوط دوست عزیز اور کارآمد ہوتا ہے۔ اور کمزور۔ مربیانہ۔ رفیق۔ بار خاطر سمجھا جاتا ہے
دولت آصفیہ کے سپاہی بہادر۔ مسلح رعایا ہمیشہ اپنے کرم گستر۔ عدل پرور۔ حکمرانوں کی اطاعتگذار
وفادار۔ جان نثار رہے ہیں۔ یہاں یہ قابل لحاظ ہیکہ فرمانروایان دولت آصفیہ باوجود اپنی حیثیت
خودمختاری کے بھی شاہان دہلی کیساتھ اخیر بادشاہ کے برائے نام عہد تک بھی اپنی مخلصانہ عقیدتمندی
قایم رکھے تھے۔

لنگر

۵ محرم کا لنگر عہد قطب شاہی میں مذہبی رسم تھا۔ بعد ازاں وہ فوجی شاندار جائزہ۔ اور حکومت کے مشرقی شان و شوکت قدیم تہذیب و شائستگی۔ فوجی عظمت کا مؤثرانہ اظہار ملک میں سپاہیانہ روح کے برقرار رکھنے کا ذریعہ خیال کیا جاتا تھا۔

صوبہ کرناٹک

یہاں دولت آصفیہ کے صوبہ ماتحتی کرناٹک کا بیان بیجا نہ ہوگا۔ نواب والا جاہ محمد علیخان بہادر صوبہ دار کرناٹک (ارکاٹ۔ مدراس) نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی محبت۔ یگانگت۔ رفاقت۔ معاہدات مواثیق۔ مواعید پر اعتماد کلی کر کے اپنا پورا لشکر تقریباً نو ہزار اکلیون خدمت سے برطرف علیحدہ کر دیا اور دولت آصفیہ کی وابستگی۔ ماتحتی کو بھی منقطع کر دیا۔ یہ نواب صاحب زیادہ تر فرنگستانی خواتین کے زیر اثر تھے (تاریخ والا جاہی مصنفہ محمد الیاس صاحب مرحوم) جس کی وجہ سے انکی عظمت و وقعت باقی نہیں رہی۔ انکے عہد میں اس صوبہ کے مداخل سالانہ ایک کروڑ چالیس لاکھ روپیہ تھے (اساس ریاست کرناٹک صفحہ ۲۹) بوجہ کمال اتحاد و اتفاق و اعتماد آنریبل کمپنی و تقرب اس کے فوج کمپنیون کے زیادہ تر مصارف ان سے ہی وصول کئے جاتے تھے۔ مرہٹون۔ فرانسیسیون حیدر علی خان کے جنگون بلکہ بنگالہ کے لئے مدراس سے جو مہم بھیجے جاتے وہ مصارف بھی ریاست کرناٹک سے وصول ہوتے۔

(انوکا مہ ترکہ والاجاہی - اسی ریاست کرناٹک کی کمپنی کی امداد کیلئے کمپنی سے ہی قرضہ لیا جاتا تھا

بھاری سود در سود کی ادائی سے ریاست مقروض - ولیعہد بیہودہ محض تھی (اسکی صفحہ ۲۲ و ۲۶

بہت جلد صوبہ کرناٹک کا خاتمہ کر دیا گیا کمپنی کی ابتداء میں نواب اسکو زینہ ترقی پر

لانے چنگل پیٹ کا زرخیز ضلع بطور خود کمپنی کو تحفہ دیدیا کمپنی اپنے زمانہ عروج میں مقطعی ریاست کے بعد

انکے مصیبت زدہ خاندان کو سابقہ احسان کے معاوضہ میں یہ ضلع واپس دیدیتی تو والاجاہی

خاندان وغیرہ تباہی سے محفوظ رہتا - خداوند عالم دولت آصفیہ کو ہمیشہ برقرار قایم و

دایم مستحکم رکھے کہ مختلف فنا شدہ ریاستوں کے اکثر متوسلین جنکے لئے انکے عزیز اوطان

باوجود وسعت تنگ ہوگئے (جہاں اکثر اعلیٰ خدمات یوروپینوں کے لئے اوسط ادنےٰ

زیادہ تر او طبقہ کے لئے عملاً مخصوص ہیں) دولت آصفیہ مہاجرین اوطان اور

شکستہ حالوں کی انکی حیثیت سے زیادہ دستگیری کی اور کر رہی ہے - اسکے مکافات میں

انکو اپنے محسن ریاست کی خیر سگالی نمک حلالی - بے لوثی - شکرگذاری اور اہل ملک کی

ہمدردی مقدس فریضہ سمجھنا چاہئے -

ایفائے عہود | الحاقی پالیسی کے مضر تلخ اثرات کے وسیع تجربہ کے بعد ۱۸۵۸ء سے برٹش سلطنت کا

اصول فیاضی ۔ بیدار چشمی ۔ وسیع النظری قرار دیا گیا ہے ۔ ملک کی یہ توقع بیجا نہ ہوگی جبکہ برٹش انڈیا
میں اہم ترین اصلاحات اور نظام سلطنت کی تجدید قطع و برید زیر غور اور معرض بحث جدوجہد میں
ہے تو اس صورت میں ان رسمی معاہدات جو دوستانہ مساویانہ حقوق دولت آصفیہ کو حاصل ہیں
برٹش گورنمنٹ اسکے عملی ایفاء سے عالم اسلامی کے قلوب کو مسخر اور اپنے موروثی محسن ریاست
کے حقیقی اتحاد ۔ اخلاص کا ثبوت دیگی تا کہ یہ امور اسکے امپیر کے استحکام اور بقاء کا
باعث ہوں ۔ نیپال مختصر خدمات معمولی امداد کے معاوضہ میں اعلیٰ ترین صلہ کا مستحق سمجھا گیا
آصفی ایثار قربانیوں کا کوئی جدید صلہ نہ سہی ۔ جائز قانونی حقوق ہی عطا کیے جائیں ۔

حصہ سوم براڑ

براڑ کا صوبہ حیدرآباد کی جانب شمال واقع ہے جس کا رقبہ (۱۷۷۰۰) مربع میل ہے ۔

حشرات الارض

براڑ حسب تمثیل مسٹر ایڈون ارنالڈ ۔ ان حشرات الارض کی پرورش کیلئے
دائمی اجارہ کے نام سے ۱۸۵۳ء میں لیا گیا ان ناخواندہ مہمانوں کا نام ہے کنٹنجنٹ ۔ ایڈون ارنالڈ
اپنی تصنیف مارکوئیس آف ڈلہوزی ایڈمنسٹریشن آف برٹش انڈیا میں لکھا ہے ۔

" حشرات الارض کی عجیب حالت ہوا کرتی ہے کہ وہ ایک ایک بچہ ایک ایک زوج

جسم میں سونپ دیتے ہیں جو خودبخود اپنے نا راضی دایہ کے ہی مادہ سے اسکی چربی

گوشت اور دیگر مادوں سے اپنی پرورش کرلیتے ہیں یہانتک کہ وہ دایہ یا تو فنا

ہو جاتی ہے یا زندہ درگور۔ پس ہماری گورنمنٹ اسی قبیل کے کثیر التعداد انڈے

ہندوستان میں ڈالدی ہے جو کنٹنجنٹ کے نام گرامی سے موسوم اور تمامی

روسار ہند کے درباروں میں متعین ہے "

استرداد برار

حسب معاہدات دولت آصفیہ برار کے استرداد کیلئے کوشاں رہی اور ہے

اس میں شک نہیں کہ قوت اور معدلت کی جدوجہد میں کامیابی غلبہ آخر حق کے ہی نصیب

ہوتا ہے الحق یعلو ولا یعلے سر لیسل گرفن تاریخ پنجاب میں لکھتا ہے۔

برٹش سلطنت کی پائیداری کیلئے تین چیز ضروری ہیں۔ انصاف۔ فیاضی

قوت اور یہ رائے بلاشبہہ صداقت پر مبنی قابل عمل ہے۔ صرف قوت سلطنت کے

قیام و استحکام کی متکفل نہیں ہوسکتی۔

دولت آصفیہ کی خدمات

آصفیہ نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی ابتدائی نشو و نما سے لیکر آجتک جبکہ برٹش کا

نیر اقبال نصف النہار پر پہونچ گیا ہے مخلصانہ رہے ہیں۔ متعدد نازک موقع پر جبکہ

برٹش امپیر کی موت حیات کا مسئلہ درپیش تھا "یار وفادار" کی گران قدر امداد حیات تازہ کا کام کی۔ تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ زبردست سے زبردست شہنشاہیت کو بھی اپنے دور حیات میں مشکلات درپیش ہوتے رہتے ہیں۔ انقلابات دہر سے افراد کی طرح با اقبال اقوام بھی مستغنی نہیں ہو سکتے۔ لہذا حوادث غیر حوادث میں دوستدار محسن حکومتوں کی دلجوئی حق رسانی استحکام کا باعث ہے امید ہے کہ انصاف پرست گورنمنٹ حق بحقدار رسانید کے اصول پر برار دولت آصفیہ کے تحویل کریگی۔

رعایائے برار ۔ برار میں عموماً اعلیحضرت بادشاہ دکن کے نیابتی حکومت عطا کیے جانے اور قربانی گاؤ کی موقوفی۔ انکم ٹیکس کی معافی کا تمغا چارٹا نظر امتحان سے دیکھا گیا لیکن بعض توہم پرست اور تنگ نظر۔ استبدادی بھول بھلیاں کے دلدادہ بجائے شکران نعمت کے امریکہ کے حبشی غلاموں کی طرح اعلی تمدنی ملکی حقوق کے برخلاف کفران نعمت اور متعصبانہ ایجیٹیشن کر رہے ہیں

ریاست میں سوراج ۔ بعض خود غرض تنگ نظر و نخوی یہ تحریک کر رہے کہ برار کے پہلے ریاست میں یہ اصلاحات نافذ کیے جائیں ان کو جاننا چاہیے کہ لفظاً نہیں عملاً یہ حقوق دیسی ریاستوں میں دیسیوں کو حاصل ہیں کیونکہ دیسیوں پر دیسی حکمرانی کا نام ہے سوراج۔

خوش قسمتی سے یہ بات دیسی ریاستوں میں موجود ہے کہ یورپ کے انتظام حکومت و معاشرت کی اندھی تقلید کو منزل مقصود عروج اقبال تصور کر لینا سادہ لوحی ہے خود یورپ میں سیاسی مختلف گروہ کا تا حال حکومت رانی کی ایک خاص نظام صحیح پر اجماع اتفاق نہیں ہوا مشرقی سلطنت ہے یا مغربی جمہوری ہو یا دستوری اکثر و بیشتر بہ نسبت شخصیت کے حاکم مرکز حکومت صاحب اقتدار ہوتا ہے ملکی مجالس اسکے اشارہ پر رقص کرتی ہیں ترقی تنزل کا راز فلسفہ تاریخ میں ہے کہ بیسیوں ملک و دنیا کی دور زندگی میں افراد کی طرح اقوام اور حکومتوں کیلئے بھی طفولیت، شباب، پیری، نمو، ارتقا زوال لازمی ہیں خواہ ریپبلک ہو یا کانسٹیٹیوشنل وغیرہ تو مختصر کلام میں یورپ کی کورانہ پیروی مرادف اقبال نہیں ہو سکتی جو لوگ تعجب سے نیا جس عمل معتدل مشرقی طرز حکومت کی برکات سے مستفید ہو کر عادی ہیں انہیں فوری تبدیل کرنا گویا اور مقامات کی طرح تنازعات فرقہ بندی برپا کرنا ہے ریاستوں میں اب تک ہندو مسلمان شیعہ سنی کا سوال پیدا نہیں ہوا ریاستیں بنائے حکومت کا جدید دنگل مہیا کرنے لگے اسکے ہر ایک پہلو پہ غور کر لینا ضروری ہے۔

اختتام کتاب

اب کتاب ہذا کا اختتام اس دعا پر کیا جاتا ہے کہ خداوند عالم اہل اسلام کو اتباع شریعت غرا۔ احیاء سنت اعلاء کلمۃ اللہ کی توفیق نیک اور اہل ہند کو ایثار و اخلاص نصیب کرے اور ہمارے ظل اللہ سرپرست بندگان اعلیحضرت ہز مجسٹی سلطان دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے عمر و اقبال میں برکت۔ دولت میں وسعت عطا کرے شر اعداء اور انکے مکائد سے محفوظ اور پرچم آصفی کو بلند اہل ملک پر تا ابد نگون رکھے آمین بجاہ النبی و آلہ المرسلین ا

تمت

اشتہار

قابل دید کتب برائے فروخت

مرتبہ

مولوی محمد غوث صاحب

الخلافۃ الاسلامیہ	۲ر
دافع البہتان عن حقائق القرآن (ایک پادری صاحب کے حملے کا جواب)	۱ر
التعلیم العام فی بلدان النظام	۱ر
التربیۃ الملیۃ فی مدن المملکۃ الآصفیہ	۱ر
تحفۂ مرزایان	۱ر
شطحیات مرزا صاحب قادیانی	۱ر

القول المتین فی جواب معجزات المسلمین	
انوار الحکم فی جرح مصباح الظلم	
فانوس الیقین دربجواب چراغ الدین مذکورہ ہر سہ حصہ	۸ر
ربانی گایتری منتر (اس میں انسانی	۲ر
زندگانی کا مقصد اور مکتی یعنی نجات کا	
راستہ بتلایا گیا ہے) اللمعات الآصفیہ	۸ر

المشتہر

محمد عبدالغنی